فتاویٰ ہندیہ کے بعض اہم قلمی مصادر

(۱)

مولانا محمد ندوی
(باحث شعبۂ تحقیق: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں اس کے پیروکاروں میں ایسی عبقری و باکمال شخصیات پیدا ہوئیں جنھوں نے مختلف جہتوں سے اس کی خدمت انجام دی، خواہ اسلام دشمن عناصر سے میدان کارزار میں مقابلہ کا مسئلہ ہو، یا اس پر ہونے والے اعتراضات کے جواب کا مسئلہ، دنیوی زندگی میں پیش آنے والی پیچیدگیوں کے حل کا معاملہ ہو یا معاشرتی وسماجی زندگی میں حلال وحرام کے حل کی بات، ہر اعتبار سے اسلام کو مستحکم کرنے اور اس کی نشر واشاعت کا فریضہ انجام دیا۔

قرن اول ہی سے ہندوستان کو بھی یہ شرف حاصل رہا کہ یہاں اصحابِ رسول ﷺ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء، نیک صفت سلاطین نے اپنے وجود سے اس کو رونق بخشی اور یہاں پاکیزہ وستودہ صفات، بلند اخلاق وکردار، اعلیٰ تہذیب وثقافت اور تعلیم وشائستگی کی طرح ڈالی، اور اپنے علم وعمل، فکر وفن، پند ونصیحت، تصنیف وتالیف، صنعت وحرفت، جان ومال، شجاعت وبہادری کے ذریعہ اس ملک کی خدمت کی۔

علماءِ، فقہاء، محدثین وصوفیا کے علاوہ ہندوستان میں بعض حکمران وقت ایسے باکمال ہوئے ہیں، جنھوں نے اپنی نیک نفسی، دنیا سے بے رغبتی، علم دین میں رُسوخ اور علم پروری سے عہد ماضی کے سنہرے دنوں کی یاد تازہ کردی؛ چنانچہ ایسی ہی باکمال شخصیات میں سے ایک مظفرالدین اورنگ زیب عالمگیرؒ ہیں۔

آپ کی پیدائش ۱۵ رذوالقعدہ ۱۰۲۸ھ کو دوحد کے مقام پر ہوئی، آپ نے مختلف اہل علم سے کسب فیض کیا، جن میں مولانا عبداللطیفؒ، مولانا ہاشم گیلانیؒ اور شیخ محی الدین بن عبداللہ بہاریؒ وغیرہ بطور خاص قابل ذکر ہیں، آپ کو علم اور اہل علم سے قلبی لگاؤ تھا، آپ نے خدمت خلق وملک وملت کے ساتھ ساتھ دین اسلام اور نشر اسلام

کا لازوال فریضہ انجام دیا، یہی وجہ ہے کہ برصغیر میں اسلامی احکام کی نشر واشاعت میں آپ کا بڑا حصہ ہے، آپ یکم ذوالقعدہ ۱۰۶۸ھ (بمطابق: ۲۳؍جولائی ۱۶۵۸ء) کوتخت ہند پر متمکن ہوئے، پچاس برس حکومت کی اورنوے برس عمر پا کر ذوالقعدہ ۱۱۱۸ھ (۲۱؍فروری ۱۷۰۷ء) کودکن میں وفات پائی۔(۱)

فتاویٰ عالمگیری کی تدوین

اورنگ زیب عالمگیر کواللہ نے متنوع صلاحیتوں سے نوازا تھا، ایک جانب اگروہ شمشیر وتلوار کا دھنی تھا تو دوسری جانب علوم وفنون میں بھی گہری مہارت رکھتا تھا، اگراس کے لکھے رقعات فارسی ادب وانشا کی جان ہیں تو علم پروری میں بھی اس کا نمایاں حصہ ہے، عالمگیرؒ کے کارناموں میں ایک اہم اورنمایاں کارنامہ ''فتاویٰ عالمگیری'' کی تدوین وترتیب ہے۔

سلاطین مغلیہ عام طور پر علم دوست اورعلم پرور تھے، ان کا کتب خانہ قیمتی کتابوں سے بھرا رہتا تھا، جس میں مختلف علوم وفنون پر نادرونایاب کتب کی بہتات تھی، اگرغدر میں انگریزوں کے ہاتھوں یہ کتب خانہ نہ لٹتا تو دنیا کو نادرونایاب کتب پر مشتمل ایک بہترین لائبریری ہاتھ آتی، اورنگ زیب عالمگیر شروع سے دینی مزاج رکھتے تھے؛ لہٰذا تخت اقتدار پر متمکن ہونے کے بعد انھوں نے اس شاہی لائبریری میں دینی علوم وفنون پر مشتمل کتابوں میں اضافہ کی جانب خاص توجہ کی اور بادشاہ کی توجہ دیکھ کر دنیا بھر سے علماء وفقہاء ان کے لئے دینی علوم وفنون پر مشتمل کتابوں کے تحائف لانے لگے۔

شاہی کتب خانہ سے اگرچہ کچھ علماء کو استفادہ کی اجازت تھی؛ لیکن استفادہ کی عام اجازت نہ تھی اورطباعت کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے کتابیں عام دسترس میں نہ تھیں، اس صورت حال میں سب سے زیادہ ابتری شاید محکمہ قضا میں تھی، جہاں قاضیوں کو مختلف مسائل ومشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، ایک تو ان کے پاس مناسب تعداد میں مستند فقہی کتابیں دستیاب نہ تھیں دوسرے ان کتابوں میں صرف معتبر اور مستند اقوال بیان نہیں کیے گیے تھے؛ بلکہ ان کتابوں میں ضعیف اورغیر مفتی بہ اقوال بھی ساتھ ساتھ نقل کیے گئے تھے، جس کی وجہ سے قانونی فیصلوں میں بڑی دقتیں پیش آرہی تھیں، پہلی مرتبہ عالمگیر نے محکمہ قضا پر خاص توجہ دی اورقاضیوں کے فیصلے میں تضاد کودُور کرنے کی سمت پہل کی۔

عالمگیرؒ نے فتاویٰ تاتارخانیہ کی طرح شخصی طور پر کسی عالم کو اس کام کی ذمہ داری دینے کے بجائے

(۱) نزہۃ الخواطر: ۶؍۳۷۷۔

مناسب سمجھا کہ پورے ملک سے فقہ وفتاویٰ میں ممتاز بلند مرتبت علماء وفقہاء کے اجتماع واشتراک سے یہ اہم کام کیا جائے، اس کے لئے عالمگیرؒ نے پوری دنیا سے فقہ حنفی کی مستند اور معتبر کتابوں کو جمع کیا اور ان کتابوں سے مفتی بہ، راجح اور مصلحت سے قریب مسائل جمع کرنے کا علماء کو حکم دیا؛ تاکہ شرعی احکام جاری کرنے میں قاضی اور مفتیانِ اسلام اس موضوع سے متعلق تمام کتب اور مختلف ذخائرِ فقہ کے تتبع اور تفحص سے بے نیاز ہو جائیں۔

اس عظیم کارنامے کی انجام دہی کے لیے عالمگیر نے شیخ نظام الدین برہان پوریؒ کی سرکردگی میں ایک جماعت تشکیل دی، فتاویٰ ہندیہ کے سلسلے میں کام کرنے والے علماء وفقہاء کے لئے عالمگیر نے گرانقدر وظائف متعین کیے اور ان کے لئے شاہی کتب خانہ سے کتابوں کی فراہمی کا بہترین انتظام کیا گیا۔(۱)

سن تالیف

فتاویٰ عالمگیری کی تصنیف وتالیف کا آغاز 1077ھ یا 1078ھ مطابق 1668ء یا 1669ء میں ہوا اور تکمیل 1085ھ یا 1086ھ مطابق 1676ء یا 1677ء میں ہوئی، جو تقریباً آٹھ سال کا عرصہ ہے، جیسا کہ محقق اہل علم وسوانح نگاروں نے ذکر کیا ہے، تفصیل کے لئے مولانا مجیب اللہ ندوی، مولانا صدر الحسن ندوی، ڈاکٹر علاء الدین خان ودیگر کی تصنیفات سے مراجعت کی جاسکتی ہے۔(۲)

اس کتاب کی تیاری میں تقریباً دو لاکھ روپئے صرف ہوئے، جیسا کہ عالمگیر نامہ، آثر عالمگیری، مرآۃ العالم کے مصنفین نے ذکر کیا ہے :

> چنانچہ قریب دو لک روپیہ صرف لوازم ایں کتاب مستطاب کہ مسمی بفتاویٰ عالمگیریت گردیدہ۔(۳)

ترتیب فتاویٰ عالمگیری

فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب ''ہدایہ'' کی ترتیب پر ہے، جیسا کہ اس کے مقدمہ میں لکھا ہے؛ البتہ ابواب

(۱) دیکھئے: عالمگیر نامہ، ص: ۱۰۸۶، اور برصغیر میں علم فقہ، ص: ۳۸۱۔

(۲) دیکھئے: فتاویٰ عالمگیری اور اس کے مؤلفین: ۲۲، اورنگ زیب اور تدوین فتاویٰ عالمگیری: ۳۹، عہد اورنگ زیب میں علماء کی خدمات: ۱/۲۳۱-۲۳۲، برصغیر میں علم فقہ: ۲۸۲۔

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے: عالمگیر نامہ: ۱۰۸۶-۱۰۸۷، آثر عالمگیری: ۵۳۰، مرآۃ العالم: ۳۸۸۔

وفصول کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے کتاب کا عنوان قائم کیا گیا ہے، اور یہ مرکزی عنوان ہوتا ہے، پھر اس موضوع کو مختلف ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، پھر ہر باب میں آنے والے مسائل کی فصول میں تقسیم کی گئی ہے اور بالکل شروع میں مرکزی موضوع کی اصطلاحی تعریف نقل کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، اس طرح اس کتاب میں بحیثیت مجموعی کتاب کی تعداد 61، ابواب کی تعداد 616، فصول کی تعداد 359، انواع کی تعداد 9، اور اقسام کی 9 ہیں۔

تعارف مخطوطات مراجع فقہیہ

فتاویٰ ہندیہ اور اس کے مآخذ ومراجع کے سلسلہ میں اہل علم نے کافی سیر حاصل بحث کی ہے؛ البتہ اس کے نمایاں امتیاز میں سے یہ ہے کہ اس کے مسائل فقہ حنفی اور علماء احناف کی ان قابل ذکر وقیع مآخذ ومراجع سے ماخوذ ہیں، جنھیں فقہ حنفی میں بڑی اہمیت حاصل ہے، اور وہ مسائل بہت ہی عام فہم، آسان اور سہل الفاظ میں ہیں، بقول علامہ شبلی نعمانیؒ: ''جو مسائل تمام کتب فقہ میں پیچیدہ الفاظ میں پائے جاتے ہیں، ان کو اس قدر آسان کر کے لکھا ہے کہ ایک بچہ تک سمجھ سکتا ہے''(۱) نیز اس کتاب میں شاذ اور نادرالوقوع مسائل لینے سے حتی المقدور اجتناب کیا گیا ہے؛ البتہ اگر کہیں شاذ مسائل کے اندراج کے بغیر چارۂ کار نہ تھا تو انھیں کتاب میں ضرورتاً جگہ دی گئی ہے۔

ذیل میں فتاویٰ ہندیہ کے مآخذ ومراجع کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے، ان مراجع میں بعض وہ ہیں جو اب تک مخطوطات کی شکل میں ہیں اور ان پر تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے اور بعض وہ ہیں جن پر کسی ادارہ میں تحقیق وتعلیق کا کام ہو رہا ہے، اور کچھ وہ ہیں جو ابھی ماضی قریب میں تحقیق وتعلیق کے بعد زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آچکے ہیں، نیز ہندیہ کے مرتبین نے بعض مراجع کا ذکر کرنے میں پورا نام لکھنے کا التزام نہیں کیا ہے؛ بلکہ مختصر نام لکھ کر یا اصل نام کے بجائے کوئی اور معروف نام لکھ کر مرجع کا ذکر کیا ہے، مراجع کا تعارف کراتے ہوئے مکمل نام اور غیر مذکور اصل نام کی بھی وضاحت کی جائے گی، اسی طرح ان کتابوں کے بعض قلمی نسخے کا مقام، مکتبہ کا نام، محفوظہ نمبر بھی ذکر کیا جائے گا؛ تا کہ اگر کوئی صاحب علم ان مخطوطات پر تحقیق وتعلیق کا کام کرنا چاہے تو ان مخطوطات کو حاصل کرنا اور ان سے استفادہ کرنا سہل اور ممکن ہو۔

چوں کہ احقر اِدھر چند سالوں سے فتاویٰ عالم گیری پر دراسہ وتخریج مسائل کا کام کر رہا ہے، اس دوران

(۱) اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر: ۹۸۔

احقر کو بہت سے ان مکتبات کے مخطوطات کو دیکھنے اوران سے استفادہ کرنے کا موقع ملا، جواب پی ڈی ایف کی شکل میں نیٹ پہ دستیاب ہیں، اور بعض مخطوطہ کے کئی کئی نسخے پی ڈی ایف کی شکل میں احقر کے پاس جمع ہو گئے ہیں؛ لہٰذا خواہش ہوئی کہ ان مخطوطات کی اہمیت وافادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا مختصر تعارف تحریری شکل میں قارئین واہل علم کی خدمت میں پیش کروں؛ تاکہ فتاویٰ ہندیہ کے ایسے مراجع جوتا حال غیر مطبوعہ ہیں اور جن کے تعلق سے معلومات عام نہیں ہیں ان سے قارئین آگاہ ہو سکیں۔

☆ الکافی لحاکم شہید

فقہ حنفی میں کافی کے نام سے دو کتابیں مشہور ہیں، ایک محمد بن محمد بن احمد مروزی (متوفی:334ھ) کی الکافی، (جن کی کنیت ابوالفضل ہے اور مشہور حاکم شہید سے ہیں)، دوسری علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی متوفی:710ھ کی الکافی، جوالوافی کی شرح ہے، حاکم شہید نے امام محمد کی کتابوں کو بنیاد بنا کر اس کی تالیف کی ہے؛ بلکہ انھوں نے امام محمد کی مبسوط اور جامع صغیر وکبیر کے مطولات ومکررات کو حذف کرتے ہوئے ان کے اہم مسائل کو اس میں یکجا کر دیا ہے، یہ کتاب مسلک احناف کے اُصولی ومعتمد مسائل کو نقل کرنے میں ایک عمدہ تصنیف ہے، مصنف علیہ الرحمہ کافی کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ :

> میں نے اپنی اس کتاب میں امام محمدؒ کی کتابوں کے مطول مسائل کا اختصار کیا ہے
> اور مکررات کو حذف کر کے اہم مسائل کو اس میں جمع کر دیا ہے؛ اس غرض سے کہ
> ان سے استفادہ کرنا، مسائل کو یاد رکھنا آسان ہو اور کتاب کی خریداری کے خرچہ
> کے بوجھ سے بچا جا سکے اور اس کو پڑھنا اور سفر وحضر میں ساتھ رکھنا سہل ہو۔(۱)

اس کتاب کی متعدد علماء نے شرح لکھی ہے، جن میں سرفہرست علامہ سرخسیؒ ہیں، جن کی کتاب المبسوط ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اگر ہدایہ اور اس کی شروحات میں مبسوط لکھ کر آئے تو اس سے یہی مبسوط مراد ہوتی ہے، علامہ سرخسیؒ کے علاوہ امام احمد بن منصور اسبیجابی متوفی:۴۸۰ھ اور اسماعیل بن یعقوب انباری متوفی:۳۳۱ھ نے بھی اس کی مفید شرحیں لکھی ہیں۔(۲)

---

(۱) الکافی، مقدمہ:۱، مخطوط: مکتبہ سلیمانہ ترکی، حدیث نمبر:۵۸۰۔

(۲) کشف الظنون:۲/۱۳۷۸۔

اس کتاب کی ابوالبقاء محمد بن احمد بن ضیاء الدین قرشی متوفی: ۸۵۴ھ نے ''الشفاء فی اختصار الکافی'' کے نام سے تلخیص کی ہے، جس کا مخطوطہ مکتبہ خالدیہ بالقدس میں رقم: ۱۰۹/۲۴ سے محفوظ ہے۔(۱)

کافی کا مخطوطہ ان مندرجہ ذیل کتب خانوں میں بھی دستیاب ہیں :

1- مکتبہ سلیمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: ۵۸۰۔
2- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: ۹۲۲-۹۲۳۔
3- مکتبہ داماد ابراہیم آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: ٦۴٦۔
4- مکتبہ چسٹر بیتی، ہالینڈ، مخطوطہ نمبر: ۴۲٦۲۔
5- دارالکتب المصریہ، مصر، مخطوطہ نمبر: ۴۰۰۔
6- مکتبہ شہید علی، ترکی، مخطوطہ نمبر: ۹۱۲۔

اس کتاب پر جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی سے تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

☆ التحریر فی شرح الجامع الکبیر

امام محمد بن حسن شیبانیؒ کی تصنیفات میں ایک اہم اور مشہور تصنیف الجامع الکبیر ہے، اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شروحات لکھی ہیں، جن میں سرفہرست شمس الائمہ ابومحمد بن عبدالعزیز حلوانی المتوفی: 449ھ، فقیہ ابو اللیث نصر بن احمد السمر قندی المتوفی: 373ھ، فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی المتوفی: 482ھ، القاضی ابوزید عبیداللہ بن عمر الدبوسی المتوفی: 432ھ، الامام ابونصر احمد بن محمد بن عمر العتابی المتوفی: 586ھ، شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابن سہل السرخسی المتوفی: 438ھ وغیرہ ہیں (۲)؛ البتہ ان شروحات میں سب سے نمایاں اور عمدہ شرح محمود بن احمد الحصیری المتوفی: 636ھ کی ہے، امام حصیری کا اہل علم کے نزدیک بڑا علمی مقام ہے، آپ بیک وقت محدث بھی تھے اور مفکر بھی، مفتی بھی تھے اور قاضی بھی، مجاہد بھی تھے اور مناظر بھی، آپ نے الجامع الکبیر کی دو شرحیں لکھیں، ایک مختصر شرح جو ''الوجیز'' کے نام سے معروف ہے، دوسری مفصل شرح جو ''التحریر'' کے نام سے مشہور ہے، (۳) مؤلف نے اس کتاب میں امام محمد کی ترتیب اور نہج سے الگ ایک انوکھا اور منفرد اُسلوب

(۱) تاریخ التراث العربی للسزکین: ۹۹/۳۔
(۲) کشف الظنون عن اُسامی الکتب والفنون: ۵٦۹/۱۔
(۳) النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرہ: ۳۱۳/٦۔

اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یمین وقسم سے متعلق کوئی مسئلہ کتاب کے جس باب میں ہو خواہ اس کا تعلق عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج)، یا معاشرت (نکاح، طلاق، نفقات، وغیرہ) یا معاملات (خرید وفروخت)، یا فرائض ووصیت سے ہو، ان تمام کو ایک باب (یمین وقسم کے باب) میں جمع کر دیا ہے؛ اسی طرح کتاب الوکالہ یا اس طرح کے دوسرے ابواب سے متعلق تمام مسائل کو اسی باب میں جمع کر دیا ہے۔

مصنف نے ہر باب میں تفصیلی بحث کی ہے اور قرآن وحدیث اور آثار صحابہ سے اس کو مدلل کرنے کی کوشش کی ہے، اگر کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو اس کو اس کو کتاب وسنت اور قواعد فقہ کی روشنی میں کسی ایک کو ترجیح دے کر پیش کرتے ہیں، اس کتاب میں مصنف نے بکثرت اُصول کو ذکر کیا ہے، اس کتاب میں آنے والے تمام اُصول وقواعد کو دور حاضر کے ایک مشہور عالم دین علی احمد ندوی نے ''القواعد والضوابط المستخلصة من التحریر'' کے نام سے علی احمد ندوی نے ایک جگہ یکجا کر دیا ہے، علامہ حصیری نے مقدمہ میں اس کتاب اور اس کے منہج کے بارے میں جو وضاحت کی ہے اسے یہاں نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے :

> رب دو جہاں کی رحمت کا محتاج یہ بندۂ ناتواں محمود بن احمد بن عبد السید حصیری (اللہ اس پر رحم کرے) عرض پرداز ہے: میں نے مباحث کو پھیلائے بغیر طوالت سے بچتے ہوئے اس کتاب کی شرح کی ہے، اس کا حجم تو زیادہ نہیں ہے پر اس میں علم بہت ہے، مسائل کی کثرت ہے، دلائل بھی وافر مقدار میں موجود ہیں، اس کتاب کی تالیف میں حد درجہ اختصار سے کام لیا گیا ہے، مجھ سے پہلے کئی مشہور علما وائمہ نے اس کتاب کی بے شمار شرحیں لکھی ہیں، مگر ان میں بعض نے حد سے زیادہ طوالت سے کام لیا اور بعض نے حد سے زیادہ اختصار سے، یہاں تک کہ تشنۂ تفصیل مقامات پر بھی اجمال سے کام لیا، اور بعض نے طوالت واختصار کے بجائے اعتدال کے ساتھ شرح کی، مگر انھوں نے تحقیق کا حق ادا نہیں کیا اور نہ ہی حسن ترتیب کی رعایت کی؛ لہٰذا مجھ سے درخواست کی گئی کہ میں الجامع الکبیر کی ایک دوسری شرح لکھوں، جو ہر اہم اور بلند مرتبت علم پر مشتمل ہو، جس میں اس کے معانی کی تشریح اور اس کے الفاظ کی تنقیح ہو، اور یہ کہ دیگر کتابوں میں موجود اس کے مشابہ مسائل کو بھی اس میں جمع کروں؛ تاکہ اس سے

استفادہ آسان ہو اور اس کی بنیاد میں پختگی پیدا ہو، اور یہ کہ میں تعدد طرق اور تفصیلی عبارتوں کے ذریعہ مسائل کی وضاحت کروں، اختلافی مسائل اور مختار اقوال کی تشفی بخش دلائل اور کتبِ فقہ میں درج عبارتوں کے ذریعہ تحقیق کروں، یہ درخواست ایسے شخص کی طرف سے کی گئی جس کا میرے ساتھ اچھا تعلق ہے، جس کی وجہ سے میں اس سے معذرت نہیں کرسکا؛ چنانچہ میں نے اجر کثیر اور نیک نامی کی اُمید میں اس کی درخواست قبول کی، اور اس کے دل کی تشنگی کا سامان کر دیا، میں نے اس کا نام ''التحریر فی شرح الجامع الکبیر'' رکھا، اللہ اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور آسانی کے ساتھ کام کو انجام تک پہنچائے، وہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہتر کارساز ہے۔(۱)

فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب کے ۸۰ر سے زائد حوالہ جات آئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے درج ذیل کتب خانوں میں ہیں :

7- مکتبہ نور عثمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر:1580-1581۔

8- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:948-751۔

9- مکتبہ جاراللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:670-671۔

10- مکتبہ راغب پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر:514 تا517۔

11- مکتبہ عاطف آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:859-860۔

نیز ان کے علاوہ بھی بہت سے کتب خانوں میں اس کے مخطوطات دستیاب ہیں، اس کتاب پر جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی سے تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

☆ التنویر فی شرح تلخیص الجامع الکبیر

الجامع الکبیر کی جس طرح متعدد شروحات لکھی گئی ہیں، اسی طرح اس کی تلخیص بھی کی گئی ہے، جن میں مشہور تلخیص شیخ جمال الدین محمد بن عباد الخلاطی المتوفی:652ھ کی ہے،(۲) اس تلخیص کی بھی بہت سے اہل علم نے

(۱) التحریر شرح الجامع الکبیر، مقدمہ:۱ر۱، مخطوط: مکتبہ راغب پاشا، ترکی مخطوطہ نمبر: ۵۱۴۔

(۲) ہدیۃ العارفین:۲ر۱۲۵۔

شرحیں لکھی ہیں، جن میں سرفہرست علی بن بلبان الفارسی المتوفی: 731ھ کی ''تحفۃ الحریص شرح تلخیص الجامع الکبیر''(۱)، سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی کی ''التمحیص شرح تلخیص الجامع الکبیر'' وغیرہ ہیں، انہی شروحات میں سے ایک شرح ابوالعصمۃ مسعود بن محمد الغجد وانی المتوفی: 772ھ کی ''التنویر فی شرح تلخیص الجامع الکبیر'' ہے(۲)، آپ نے اس شرح کو لکھنے میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ تلخیص میں جہاں مسائل پیچیدہ تھے یا ایسے رموز و الفاظ استعمال ہوئے تھے جن کو سمجھنا مشکل تھا اس کو آسان، واضح انداز میں خوش سلیقگی کے ساتھ پیش کیا ہے(۳)، فتاویٰ ہندیہ میں 22/مقامات پر اس کے حوالے آئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے درج ذیل کتب خانوں میں موجود ہیں :

1- مکتبہ سلیمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 459۔
2- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 746، 757-758۔
3- مکتبہ شہید علی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 799-801۔
4- مکتبہ سرای أحمد الثالث، ترکی، مخطوطہ نمبر: 734-736۔
5- مکتبہ لالہ لی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 967۔

اس کتاب پر کلیۃ الامام الاعظم بغداد میں تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

☆ شرح الزیادات للعتابی

الزیادات امام محمدؒ کی چھ مشہور تصانیف میں سے ایک ہے، اس کتاب کی شرح متعدد صاحبان علم نے کی ہے، جن میں حسن بن منصور الأوزجندی قاضی خان المتوفی: 592ھ، أبوحفص سراج الدین عمر بن اسحاق الہندی المتوفی: 773ھ جیسے نامور فقہاء شامل ہیں(۴)، انہی میں سے ایک ابونصر احمد بن محمد العتّابی ہیں، آپ متقی، پرہزگار ہونے کے ساتھ ساتھ علم دین کے بڑے عالم تھے، آپ نے زیادات کی شرح بہت ہی محققانہ طرز پر کی اور ایسے نادر نکات وفوائد اس کتاب میں مذکور ہیں جو شاید ہی دوسری کتابوں میں ملیں(۵)، آپ نے اس شرح کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :

---

(۱) الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۱۱۸۔ (۲) کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: ۱/ ۴۷۲۔
(۳) التنویر فی شرح تلخیص الجامع الکبیر، مقدمہ: ۱/۱، مخطوط: مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی۔
(۴) کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: ۲/ ۹۶۲۔ (۵) الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۳۶۔

جب میں نے اپنے زمانہ کے اہل علم کو ہر چیز کی تلخیص واختصار کرتے ہوئے دیکھا تو اس چیز نے مجھ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ میں بھی زیادات کی ایک ایسی تلخیص قلمبند کروں جو نکات وعبارات کا خلاصہ ہو اور معانی وارشادات کا مجموعہ ہو؛ چنانچہ میں نے اس کے مشکل ترین مسائل کو بیان کرنے میں تفصیل سے اور آسان مسائل کی وضاحت میں اختصار سے کام لیا۔

آپ کی وفات 586ھ کو بخاریؒ میں ہوئی اور کلاباذ کے اس مقبرہ میں مدفون ہوئے جہاں سات قاضی مدفون ہیں، فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب کے 33/حوالے آئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے درج ذیل مکتبات میں ہیں :

1- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 763۔
2- مکتبہ شستر بیتی، آیرلینڈ، مخطوطہ نمبر: 3018/1-73/3۔
3- مکتبہ الجامعہ الاسلامیہ، سعودی عربیہ، مخطوطہ نمبر: 2946۔
4- مکتبہ الاسد، شام، مخطوطہ نمبر: 5594۔
5- مکتبہ الخالدیہ، فلسطین، فقہ، مخطوطہ نمبر: 608، 666۔

☆ الواقعات الحسامیۃ

اس کتاب کے مصنف عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ متوفی: 536ھ ہیں، آپ کی کنیت ابومحمد، لقب حسام الدین ہے، اور ''صدر شہید'' کے لقب سے معروف ہیں، آپ اپنے زمانہ کے بڑے امام اور مشرق ومغرب کے مفتی تھے، آپ کی ذات مختلف علوم وفنون کی جامع تھی آپ بیک وقت محدث، فقیہ، اُصولی اور مناظر بھی تھے آپ اُصول وفروع میں امام اور منقول ومعقول کے بڑے عالم تھے، مختلف فیہ مسائل کے بڑے عالم تھے۔(۱)

''الواقعات'' کے نام سے کئی کتابیں لکھی گئی ہیں، جن میں علامہ احمد بن محمد بن عمر الناطفی المتوفی: 442ھ کی خزانۃ الواقعات، امام افتخار الدین طاہر بن احمد البخاری المتوفی: 542ھ کی خزانۃ الواقعات اور احمد بن ناصر القلانسی المتوفی: 1132 کی تہذیب الواقعات وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

(۱) الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ: ۱۴۹، نیز دیکھئے: الواقعات الحسامیۃ، مقدمہ: ۱، نیز دیکھئے: کشف الظنون عن اُسامی الکتب والفنون: ۲/۱۹۹۸۔

آپ کی یہ کتاب ''الاجناس'' اور ''واقعات الحسامی'' کے نام سے بھی مشہور ہے، آپ نے اس کتاب میں ان مسائل کو جمع کرنے کا التزام کیا ہے جس میں عموم بلوی تھا، نیز آپ نے فقیہ ابواللیث سمرقندی کی ''کتاب النوازل''، اور ''عیون المسائل''، شیخ ابوالعباس الناطفی کی ''خزانۃ الواقعات''، امام ابوبکر محمد بن فضل اور علماء سمرقند کے فتاوی کے منتخب مسائل کو اس میں یکجا کردیا ہے، نیز آپ نے اس کتاب کی ترتیب حاکم شہید کی ''مختصر الکافی'' کی ترتیب پر رکھی، اور ابواب کی ترتیب علامہ سمرقندی کی ''کتاب النوازل'' پر رکھی ہے، اور جہاں ابواب میں اضافہ محسوس کیا تو وہاں اضافہ بھی کیا ہے، اور جس کتاب سے بھی کسی مسئلہ کو اخذ کیا تو اس کتاب کا نام ذکر کرنے کے بجائے اس کے لئے ایک علامت اور رمز کا استعمال کیا ہے؛ چنانچہ وہ رموز اس طرح ہیں:

- ''ن'' : کتاب النوازل کے لئے۔
- ''ع'' : عیون المسائل کے لئے۔
- ''ب'' : امام ابوبکر کے مسائل کے لئے۔
- ''س'' : فتاوی اہل سمرقند کے لئے۔(۱)

فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب کے متعدد حوالے آئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے درج ذیل مکتبات میں ہیں:

1- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1086۔
2- مکتبہ وہبی آفندی، مخطوطہ نمبر: 573۔
3- مکتبہ ینی جامع، ترکی، مخطوطہ نمبر: 689-690۔
4- مکتبہ شہید علی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1085۔
5- مکتبہ سلطان محمد فاتح، ترکی، مخطوطہ نمبر: 2491-2492۔(۲)

☆ الفتاویٰ الکبری

صدر الشہید کی تصانیف میں سے ایک اہم تصنیف الفتاویٰ الکبری ہے، اسی نام سے علامہ رملی شافعیؒ

(۱) الواقعات الحسامیۃ، مقدمہ: ۱، مخطوط: مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، نیز دیکھئے: کشف الظنون: ۲/ ۱۹۹۸۔
(۲) معجم تاریخ التراث الاسلامی فی مکتبات العالم، المخطوطات والمطبوعات: ۳/ ۲۲۷۵۔

اور علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی فتاویٰ کی کتاب تصنیف کی ہے، اس کتاب کی جمع وتدوین اور تبویب کا کام قاضی نجم الدین یوسف بن احمد الخاصی الخوارزمی المتوفی: 634ھ نے کیا؛ چوں کہ صدر الشہیدؒ نے اس کتاب کی ترتیب وتبویب پر اتنی زیادہ توجہ نہیں دی جتنی "الواقعات" میں دی؛ البتہ اس کتاب میں بھی آپ نے انہی کتابوں سے استفادہ کیا ہے جن کتابوں سے "الواقعات" میں استفادہ کیا، یعنی آپ نے فقیہ ابو اللیث سمرقندی کی "کتاب النوازل" اور "عیون المسائل"، شیخ ابو العباس الناطفی کی "خزانۃ الواقعات"، امام ابو بکر محمد بن فضل اور علماء سمرقند کے فتاویٰ سے استفادہ کیا ہے اور ہر کتاب کے لئے ایک مخصوص رمز کا استعمال کیا ہے؛ چنانچہ کتاب النوازل کے لئے "ن"، عیون المسائل کے لئے "ع"، امام ابو بکر کے مسائل کے لئے "ب" اور فتاوی اہل سمرقند کے لئے "س" کا استعمال کیا ہے، (۱) فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب کے تقریباً ڈیڑھ سو مسائل لئے گئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطات درج ذیل کتب خانوں میں دستیاب ہیں :

1- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1086۔
2- مکتبہ وہبی آفندی، مخطوطہ نمبر: 573۔
3- مکتبہ ینی جامع، ترکی، مخطوطہ نمبر: 689-690۔
4- مکتبہ شہید علی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1085۔
5- مکتبہ سلطان محمد فاتح، ترکی، مخطوطہ نمبر: 2491-2492۔(۲)

اس کتاب پہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ عمان کے شعبہ تخصص فی الفقہ واُصولہ سے اس کتاب پہ تحقیق کا کام ہورہا ہے۔

☆ الفتاویٰ الصغریٰ

صدر الشہید کی ایک اور اہم فقہی تصنیف الفتاویٰ الصغری ہے (۳)، اس کتاب کی ترتیب وتبویب پر مصنفؒ نے زیادہ توجہ نہیں دی؛ بلکہ اس کی ترتیب وتبویب کا فریضہ قاضی نجم الدین یوسف بن احمد الخاصی

(۱) کشف الظنون عن اُسامی الکتب والفنون: ۲/ ۱۲۲۸۔
(۲) معجم تاریخ التراث الاسلامی فی مکتبات العالم، المخطوطات والمطبوعات: ۳/ ۲۲۷۔
(۳) تاریخ التراجم لابن قطلوبغا: ۲۱۸۔

الخوارزمی المتوفی: 634ھ نے انجام دیا(۱)، فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب کے متعدد حوالے آئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے دنیا کے ان کتب خانوں میں موجود ہیں :

1- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1047۔
2- مکتبہ یازمافقیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 58۔
3- مکتبہ ینی جامع، ترکی، مخطوطہ نمبر: 639-640۔
4- خدابخش لائبریری پٹنہ، انڈیا، مخطوطہ نمبر: 1/98، 991۔
5- مکتبہ سلیم آغا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 434۔(۲)

اس کتاب پر تحقیق کا کام مرکز البحوث الاسلامیۃ استانبول ترکی میں ہو رہا ہے۔

☆ شرح الجامع الصغیر لحسام الدین

الجامع الصغیر کی شرح بہت سے اہل علم نے لکھی ہے، ان شارحین میں صدر الشہید بھی ہیں، آپ کی یہ شرح ایک مختصر مگر عمدہ اور نفع بخش شرح ہے، حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی آپ کی اس شرح کے تعلق سے لکھتے ہیں :

قد طالعت شرحه للجامع الصغير وهو شرح مختصر مفيد ۔ (۳)

الجامع الصغیر کی شروحات میں بعض شرحوں کو بہت ہی معتبر سمجھا گیا ہے، جن کے مصنفین یہ ہیں :

1- ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب السمرقندی، متوفی: 373ھ۔
2- امام فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی (معروف بقاضی خان) متوفی: 592ھ۔
3- احمد بن علی بن ابوبکر رحمہ البغدادی المعروف بالجصاص الرازی، متوفی: 370ھ۔
4- عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مازہ ابومحمد حسام الدین، المعروف بالصدر الشہید۔
5- امام برہان الدین ابوالمعالی محمود بن الصدر الشہید تاج الدین احمد بن برہان عبدالعزیز بن عمر البخاری المعروف بابن مازہ، متوفی: 616ھ۔
6- امام ابونصر احمد بن محمد عتابی بخاری متوفی: 586ھ۔

(۱) کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: ۲/ ۱۲۲۴۔
(۲) معجم تاریخ التراث الاسلامی فی مکتبات العالم، المخطوطات والمطبوعات: ۳/ ۲۲۷۵، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث، فہرس مخطوطات: ۷۵/ ۲۷۶۔ (۳) الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیۃ: ۱۴۹۔

7- امام ظہیرالدین احمد بن اسماعیل تمرتاشی متوفی:601ھ۔

8- احمد بن منصور القاضی ابونصر الاسبیجابی، متوفی:480ھ۔

ومن الكتب المعتبرة : (الشروح السبعة للجامع الصغير) لأبي الليث السمرقندي ، ولقاضي خان ، وللحسامي ، وللبرهاني ، وللصدر الشهيد ، وللعتأبي ، وللتمرتاشي ، وقد ذكر أكثر هؤلاء . (۱)

صدرالشہیدؒ نے الجامع الصغیر کی کتنی شرحیں لکھیں، اوران کے نام کیا ہیں؟ اس سلسلہ میں مختلف آراء ہیں :

1- حاجی خلیفہ، اسماعیل پاشا، علامہ قرشی اور علامہ زرکلی کی رائے یہ ہے کہ آپ نے الجامع الصغیر پر دو کتابیں تصنیف کیں، ایک: مطول، جس کو جامع الصدر الشہید کہا جاتا ہے، دوسری: المختصر، جس کو شرح الجامع الصغیر کہا جاتا ہے۔(۲)

2- علامہ لکھنویؒ نے ملاعلی قاریؒ سے یہ بات نقل کی ہے کہ صدرالشہید نے تین شرحیں لکھی ہیں، ایک: مطول، دوسری: متوسط، اور تیسری: مختصر۔(۳)

3- بروکلمان کی رائے یہ ہے آپ نے ایک کتاب لکھی، اس کا نام ترتیب الجامع الصغیر ہے، (۳) اورفوادسزکین کی رائے یہ ہے کہ آپ نے تہذیب الجامع الصغیر کے نام سے ایک کتاب لکھی، پھر جامع الصدر الشہید کے نام سے اس کی شرح لکھی۔(۴)

لیکن مصنفؒ شرح الجامع الصغیر کے مقدمہ میں خود لکھتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نے الجامع الصغیر کو بڑی اہمیت دی ہے، اوراس کو تمام کتابوں پر مقدم رکھا ہے، یہاں تک کہ انھوں نے فرمایا کہ کسی کے لئے فتویٰ دینا یا فیصلہ کرنا اس وقت تک جائز نہیں، جب تک کے اسے اس کتاب کے مسائل حفظ نہ ہوں؛ اس لئے کہ اس کتاب کے مسائل ہمارے اصحاب کے مسائل کی بنیاد ہیں۔

---

(۱) مفتاح السعادۃ:۲/۲۵۶، نیز دیکھئے: الجواہر المضیۃ:۲/۴۴۹، البدور المضیۃ فی تراجم الحنفیۃ:۱۵/۱۵۶۔

(۲) الفوائد البہیہ:۱۴۹، کشف الظنون:۱/۵۶۳، ہدیۃ العارفین:۱/۷۸۳، الجواہر المضیۃ:۲/۶۴۹، النافع الکبیر:۵۳۔

(۳) الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیۃ:۱۴۹۔

(۴) تاریخ التراث العربی:۳/۲۲۷۳۔

مزید لکھتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب نے مجھ سے خواہش کی کہ میں الجامع الصغیر کے مسائل کو اختصار کے ساتھ قاضی ابوزید دبوسی کی ترتیب پر مرتب کردوں، اور مختلف آراء، احادیث اور ان کی شرحوں کو چھوڑ دوں؛ چنانچہ میں نے ان کی اس درخواست کو قبول کیا، پھر بعض ان احباب نے جن کو یہ تلخیص کافی نہیں تھی، مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں ایک دوسری کتاب مرتب کروں اور اس میں روایات واحادیث اور بعض شرحوں کا اضافہ کروں؛ چنانچہ ان کی بھی اس درخواست کو قبول کیا۔(۱)

معلوم ہوا کہ صدر الشہید نے الجامع الصغیر کی دو شرحیں لکھیں، ایک مطول اور دوسرا مختصر، نیز ان دونوں کے درج ذیل نام کتابوں میں ملتے ہیں :

1- جامع الصدر الشہید۔
2- تہذیب الجامع الصغیر۔
3- شرح الجامع الصغیر۔
4- فوائد الجامع الصغیر۔
5- ترتیب الجامع الصغیر۔

فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب سے کئی مسائل لئے گئے ہیں، نیز اس کتاب پر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ایک طالب علم سعید بونادابو نے شیخ عبداللہ بن احمد قادری الاھدل کی نگرانی میں سنہ 1413-1414ھ میں تحقیق ودراسہ کا کام کیا ہے۔

اس کتاب کے قلمی نسخے مندرجہ ذیل مکتبات میں ہیں :

1- مکتبہ مرادملا، ترکی، مخطوطہ نمبر:840۔
2- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:747۔
3- خدابخش لائبریری، پٹنہ، مخطوطہ نمبر:1593۔
4- مکتبہ جاراللہ آفندی، مخطوطہ نمبر:665-664۔
5- مکتبہ شہید علی ترکی، مخطوطہ نمبر:791۔

---

(۱) شرح الجامع الصغیر مطول، مقدمہ:۲، مکتبہ مرادملا ترکی، مخطوطہ نمبر:۸۴۰۔

☆ العدۃ فی الفتاویٰ

فتاویٰ لکھنے اور جمع کرنے کا کام بہت سے اہل علم نے کیا، جن میں بعض کتب فتاویٰ ضخیم ہیں اور کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور بعض مختصر ہیں اور ایک جلد میں فقہ کے تمام ابواب کا احاطہ ہے، صدر الشہیدؒ نے بھی کئی اہم کتب فتاوی تصنیف کیں، ان میں سے ایک مختصر تصنیف ''العدہ فی الفتاویٰ'' ہے، (۱) اس میں مصنف نے اختصار کے ساتھ نادر واہم مسائل کو جمع کر دیا ہے؛ چنانچہ آپ اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں :

> میں نے فتاویٰ کے مطالعہ کے دوران یہ بات پائی کہ ان میں بعض مسائل ایسے ہیں جو مختلف المعانی ہیں اور اس زمانہ میں وہ متداول نہیں ہیں، ان کے الفاظ قدیم ہیں جو زبان زد نہیں ہیں، ان کے مآخذ تک رسائی ممکن نہیں ہے، نیز طبیعت ان کو رد کرتی ہے اور ذہن ان کو قبول کرنے سے قاصر ہے، دیکھنے والا ان سے اُکتا جاتا ہے؛ لیکن اس کے باوجود اس میں بہت سے ایسے فوائد ہیں، جو زخم کے لئے مرہم کی حیثیت رکھتے ہیں، جن سے صرف نظر کرنا جائز نہیں، ان کے جوابات آسان ہیں، اس شخص کے لئے جن کے دل کو اللہ نے اپنے ذکر سے آزمایا اور اس کے دل کو اپنے حکم کی بجا آوری کے لئے کھول دیا؛ چنانچہ میں نے ان مسائل کی تلخیص کی اور چھانٹ پھٹک کر ان مسائل کی طرف رہنمائی کی جن پر اعتماد کرنا صحیح ہے اور جن کا سہارا لینا جائز ہے، نیز میں نے اس میں ایجاز سے کام لیا ہے۔ (۲)

یہ کتاب جملہ چالیس اوراق پر مشتمل ہے، اس کتاب کے قلمی نسخے دنیا کے بہت کم مکتبات میں دستیاب ہیں، فتاویٰ ہندیہ جلد: ۱/ ۱۴۳ میں اس کتاب سے ایک مسئلہ لیا گیا ہے، اس کتاب پر اب تک تحقیق کا کام نہیں ہوا ہے، اس کتاب کے قلمی نسخے درج ذیل مکتبات میں دستیاب ہیں :

1- مکتبہ فاضل احمد، ترکی، مخطوطہ نمبر: ۶۸۹۔
2- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: ۱۰۳۵۔
3- مکتبہ اسعد آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1108۔

---

(۱) البحر الرائق، مقدمہ: ۱/ ۳۔ (۲) العدۃ فی الفتاویٰ، مقدمہ: ۱ مخطوطہ: مکتبہ فاضل احمد، ترکی۔

☆ البرجندی شرح النقایہ مختصر الوقایہ

البرجندی: یہ النقایہ (جومختصر الوقایہ کی تلخیص ہے) کی شرح ہے، اس کے مصنف عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی المتوفی: 932ھ ہیں، النقایہ کی شرح بہت سے اہل علم نے لکھی ہے، جن میں مشہور احمد بن محمد الشمنی المتوفی: 872ھ کی مال الدرایۃ فی شرح النقایۃ، ابوالمکارم بن عبداللہ بن محمد المتوفی: 907ھ کی شرح النقایۃ لابی المکارم، محمود بن الیاس الرومی المتوفی: 851ھ شرح الیاس علی النقایۃ، شمس الدین: محمد الخراسانی ثم القہستانی المتوفی: 962ھ کی جامع الرموز، نورالدین علی بن سلطان محمد القاری الہروی المتوفی: 1014ھ کی فتح باب العنایۃ شرح النقایۃ وغیرہ بہت مشہور شروحات ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سے اہل علم نے اس کی شرح لکھی ہے،(۱) البرجندی بھی انہی شروحات میں سے ایک ہے، اس شرح کو قاسم بن قطلو بغا نے لکھنا شروع کیا تھا؛ لیکن ان کی زندگی نے وفاء نہیں کی اور وہ اس شرح کو مکمل نہیں کر سکے، بعد میں اس کو عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی المتوفی: 932ھ نے قسطنطنیہ میں مکمل کیا،(۲) عبد العلی البرجندی کو مختلف علوم میں مہارت حاصل تھی، آپ اُصولی، فقیہ، اور ماہر فلکیات وریاضیات تھے۔(۳)

اس کتاب کے مقدمہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ میں نے اس شرح میں نقایہ کے پیچیدہ مسائل، ان کی علل ووجوہات کو اجاگر کیا ہے، فقہی قواعد کو تحریر کیا ہے، مجملات کو مفصل کیا ہے، اسرار ورموز کو تفصیل سے بیان کیا ہے (۴)، یہ نقایہ کی شروحات میں بہت ہی جامع اور مفصل شرح ہے، فتاویٰ ہندیہ میں اس کے حوالے 12 / مقامات پر آئے ہیں۔

اس کتاب کا مخطوطہ دنیا کے مختلف مکتبات میں دستیاب ہے، جن میں سے بعض مشہور مکتبات کے نام، مقام، اور مخطوطہ نمبر درج ذیل ہیں :

1- مکتبہ راغب پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 569۔
2- مکتبہ کوبریلی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 614۔

---

(۱) کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: ۲/ ۱۹۷۲، نیز دیکھئے: الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیۃ: ۱۱۲۔
(۲) الأعلام للزرکلی: ۴/ ۳۰۔
(۳) معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ: ۲/ ۵۴۷۔
(۴) البرجندی شرح النقایۃ، مقدمہ: ۱/ ۱، مخطوط: مکتبہ راغب پاشا، ترکی۔

3- مکتبہ ملک عبدالعزیز ریاض سعودی عربیہ،مخطوطہ نمبر:4134۔

4- رضالائبریری رامپورانڈیا،مخطوطہ نمبر:1/210(283،284)،2/2،344/2،651۔

5- دارالعلوم الاسلامیہ، پاکستان،مخطوطہ نمبر:5976۔

☆ السراج الوھاج شرح مختصر القدوری

السراج الوہاج یہ مختصر القدوری کی ایک مفصل شرح ہے، اس کو علامہ ابوبکر بن علی الحدادی الزبیدیؒ المتوفی:800ھ نے تالیف کیا ہے، جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے،(۱)اس کتاب کی ضخامت کی وجہ سے صاحب کتاب نے خوداس کی تلخیص الجوہرۃ النیرۃ کے نام سے دوجلدوں میں کی ہے جوطبع ہوچکی ہے،اسی طرح اس کی ایک تلخیص ''البحر الزاخر فی تجرید السراج الوہاج'' کے نام سے ایک جلد میں ہے؛اگرچہ اہل علم نے ''السراج الوہاج'' کوغیرمتداول،ضعیف اورغیرمعتبر قرار دیا ہے(۲)؛لیکن مؤلفؒ نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کے اندرقدوری کے مشکل وگنجلک مسائل کوواضح کیا ہے،ان کی پیچیدگیوں کو بیان کیا ہے، مسائل کی وضاحت میں میانہ روی اوراعتدال سے کام لیا ہے یعنی اختصار کی جگہ اختصاراور تفصیل کی جگہ تفصیل کی ہے، نیزاس کتاب میں میں نے چنیدہ، منتخب،مفیداور جامع الفاظ ومعانی کوجمع کیا ہے، مآخذ ومراجع کوسہل کیا ہے؛ تاکہ طالب علم کے لئے استفادہ آسان ہو۔(۳)

فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب کے بکثرت حوالے آئے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے دنیا کے کئی کتب خانوں میں دستیاب ہیں،جن میں سے بعض کے نام،مقام اورمخطوطہ نمبرمندرجہ ذیل ہیں :

1- مکتبہ کوبریلی،ترکی،مخطوطہ نمبر:591-594۔

2- مکتبہ اسعدآفندی،ترکی،مخطوطہ نمبر:716-718۔

3- مکتبہ الحرم المکی سعودی عربیہ،مخطوطہ نمبر:1910-1913۔

4- مکتبہ دارالکتب الظاہریہ، دمشق،مخطوطہ نمبر:2534-2537۔

5- مکتبہ آصفیہ حیدرآباد،فقہ،مخطوطہ نمبر:66-68جزء:1-3941۔

---

(۱) الأعلام للزرکلی:۲/۶۷۔

(۲) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون:۲/۱۶۳۔

(۳) مستفاد:السراج الوہاج،مقدمہ:۱/۱،مخطوط: مکتبہ کوبریلی،ترکی۔

☆ البحر الزاخر فی تجرید السراج الوہاج

السراج الوہاج کی تلخیص مصنفؒ نے خود کی ہے اور دوسری شیخ احمد بن محمد بن اقبالؒ نے مذکورہ بالا نام سے کی ہے(۱)، اس کتاب کا مخطوطہ مکتبہ حرم مکی سعودیہ میں ہے، اور مکمل ہے، اور رقم الحفظ :80 (حنفی دہلوی) ہے ، اس مخطوطہ کے آخر میں ناسخ کا نام درج ہے، جو صفی الدین الحکری ہے، نیز اس کے پہلے صفحہ کے بالائی حصہ پر یہ تحریر ہے :

المسمى بالبحر الزاخر والله أعلم كذا سمعت من شيخ جمال مكي ، وهذا الكتاب البحر الزاخر تجريد السراج الوهاج للشيخ الفقيه أحمد بن إقبال ۔ (۲)

اس کے علاوہ رضا لائبریری رامپور [D3297 (2213)-273و] اور جامعہ ازہر (81453 الاتراک) میں بھی اسی نام سے مخطوطہ ہے، جس کا ذکر خزانۃ التراث، الفہرس الشامل (۳) اور فہرست جامعہ ازہر میں ہے؛ لیکن وہ مخطوطہ اس کے علاوہ ہے اور اس کے مصنف کا نام عبد العلیم بن اقبال قربتی یمنی ہے اور اس مخطوطہ کا مکمل نام ''البحر الزاخر فی شریعۃ المطہر الطاہر'' ہے (۴)، فتاویٰ عالم گیری کتاب الطلاق میں اس کتاب سے ایک مسئلہ لیا گیا ہے۔

☆ الوافی

یہ کتاب امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفیؒ کی ہے، آپ کی وفات ۷۱۰ھ میں ہوئی، آپ کی یہ کتاب متون کے درجہ میں ہے اور بہت ہی مقبول اور معتبر ہے، آپ نے اپنی اس کتاب میں امام محمد کی الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، الزیادات اور بعض فتاویٰ وواقعات کی کتابوں سے اہم مسائل کو اختصار کے ساتھ جمع کر دیا ہے، نیز ائمہ کرام کے فقہی اختلافات کو بھی اس میں مختصراً ذکر کر دیا ہے، نیز جن مسائل میں ائمہ کرام کا

(۱) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون: ۲/ ۱۶۳۱۔

(۲) البحر الزاخر تجرید السراج الوہاج: ا، مخطوط: مکتبہ الحرم المکی السعودی۔

(۳) دیکھئے: حاشیہ الفہرس الشامل: ۲/ ۳۰۷، الفقہ واصولہ۔

(۴) دیکھئے: فہرس الأزہر الشریف: ۵/ ۳۷۳۔

اختلاف ہے وہاں ائمہ کے ناموں کو ذکر کرنے کے بجائے رموز کا استعمال کیا ہے؛ چنانچہ وہ رموز اس طرح ہیں :

- ''ح'' : امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔
- ''س'' : امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔
- ''م'' : امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔
- ''ز'' : امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔
- ''ف'' : امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔
- ''ک'' : امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے لئے۔
- ''واؤ'' : ہمارے اصحاب کی روایت کے لئے۔

نیز آپؒ نے اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اگر مجھے توفیق ملی تو میں خود اس کتاب کی شرح لکھوں گا اور اس کا نام ''الکافی'' رکھوں گا(۱)؛ چنانچہ اللہ رب العزت نے آپ کو یہ موقع عطا کیا اور آپ نے اس کتاب کی بہت ہی جامع اور ضخیم شرح لکھی، اسی طرح آپ نے الوافی کی کنز الدقائق کے نام سے تلخیص بھی کی ہے، جو فقہ حنفی میں بہت مشہور متن ہے، اور علماء احناف نے اس کی بکثرت شروحات لکھی ہیں، اس کتاب کے مخطوطے درج ذیل مکتبات میں ہیں :

1- مکتبہ قیصری راشد آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 425۔
2- مکتبہ جامعۃ الریاض، مخطوطہ نمبر: 570۔
3- مکتبہ احمد ثالث، ترکی، مخطوطہ نمبر: 937۔
4- مکتبہ جار اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 902۔
5- مکتبہ لالہ لی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1237۔

☆ الکافی شرح الوافی

یہ کتاب بھی علامہ نسفیؒ کی ہے، اور یہ وافی کی شرح ہے جو بہت ہی جامع اور مفید شرح ہے، مصنفؒ نے اس کتاب میں وافی کے مسائل کو بہت ہی واضح ، مدلل اور تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے اور نیز مصنفؒ نے صراحت کی ہے :

---

(۱) الکافی شرح الوافی: ا، مخطوط: مکتبہ کو بریلی، ترکی، دیکھئے: دیگر مکتبات کے مخطوطات۔

یہ کتاب مطولات سے بے نیاز کرنے والی، وجوہ استدلال کو احاطہ کرنے والی
اور علامہ مرغینانی کی ہدایہ کے مبہم نکات ومسائل کو واضح کرنے والی ہے۔(۱)

فتاویٰ ہندیہ میں جہاں کہیں کافی کا ذکر آیا ہے، اس سے یہی کافی مراد ہے، اس کتاب پر تحقیق کی ضرورت ہے، اس کا مخطوطہ ان مکتبات میں موجود ہے :

1- مکتبہ قیصری راشد آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 455۔
2- مکتبہ وبریلی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 612۔
3- مکتبہ اسعد آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 887۔
4- مکتبہ شہید علی پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 867-868۔
5- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 849-850۔

☆ المصفیٰ

یہ کتاب منظومۃ النسفی فی الخلاف کی شرح ہے، منظومۃ النسفی کے مصنف ابوحفص عمر بن محمد بن احمد النسفی (متوفی: 537ھ) ہیں، مصنفؒ نے اس کتاب کو دس ابواب پر مرتب کیا ہے، جو اس طرح ہیں :

- الباب الاول: فی قول الامام۔
- الباب الثانی: فی قول ابی یوسف۔
- الباب الثالث: فی قول محمد۔
- الباب الرابع: فی قول الامام، مع ابی یوسف۔
- الباب الخامس: فی قولہ مع محمد۔
- الباب السادس: فی قول ابو یوسف مع محمد۔
- الباب السابع: فی قول کل واحد منہم۔
- الباب الثامن: فی قول زفر۔
- الباب التاسع: فی قول الشافعی۔
- الباب العاشر: فی قول مالک۔

اس کتاب کی تکمیل بروز ہفتہ، ماہ صفر 504ھ کو ہوئی، اس کتاب میں اشعار کی تعداد: 2669 (دو ہزار چھ سو انہتر) ہے، اس کتاب کی شرح متعدد علماء کرام نے کی ہیں، جن میں سرفہرست ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد النسفی (متوفی: 710ھ) ہیں۔

علامہ ابوالبرکات نسفیؒ نے اس کتاب کی شرح ''المصفی'' کے نام سے لکھی ہے، جیسا کہ آپ اس کتاب کے آخر میں رقمطراز ہیں :

---

(۱) الکافی شرح الوافی: ا، مخطوط: مکتبہ کوبریلی، ترکی، نیز دیکھئے: دیگر مکتبات کے مخطوطات۔

> جب میں النافع کی شرح اور اس کا املاء کرانے سے فارغ ہوا (اور اس کا نام المستصفیٰ من المستوفی ہے) تو مجھ سے بعض دینی بھائیوں نے درخواست کی کہ میں منظومۃ الخلاف کی ایک ایسی شرح لکھوں جو دقائق وحقائق پر مشتمل ہو؛ لہٰذا میں نے ان کی درخواست کو قبول کیا اور المصفیٰ کے نام سے اس کی شرح لکھی، اور الحمدللہ اس شرح کی تکمیل 20رشعبان بروز منگل 670ھ کو ہوئی۔

مزید آگے لکھتے ہیں :

> اس کتاب میں جو بھی مسائل ہیں وہ شرح المبسوط، الاسرار، المختلفات، الایضاح، الہدایہ اور ہدایہ کی شروحات ودیگر کتابوں سے منقول ہیں، جن میں سے بعض کتابوں کے حوالے میں نے لکھ دیے ہیں اور بعض کتابوں کے حوالے نہیں لکھے ہیں۔(۱)

فتاویٰ عالمگیری میں اس کتاب سے سات مسائل لئے گئے ہیں، جن میں سے پانچ جگہ ''کذا فی المصفیٰ'' اور دو جگہ ''کذا فی شرح المنظومہ'' ہے، یہ کتاب 2019ء میں مکتبہ النور المبین سے حسن اوزور کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ہے، اس کے بعض قلمی نسخے درج ذیل مکتبات میں ہیں :

6- مکتبہ ولی الدین آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1255-1256۔
7- مکتبہ وبریلی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 597۔
8- مکتبہ جاراللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 746۔
9- مکتبہ شہید علی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 973۔
10- مکتبہ نور عثمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1653۔(۲)

☆ التجرید

تجرید کے نام سے فقہ حنفی میں کئی کتابیں ہیں؛ البتہ ان میں دو کتابیں زیادہ معروف ہیں: ایک امام ابوالحسین احمد بن محمد قدوری (متوفی: ۴۲۸ھ) کی کتاب ''تجرید القدوری''، دوسری: علامہ رکن الدین عبدالرحمٰن بن محمد المعروف بہ ابن امیرویہ کرمانی حنفی (متوفی: ۵۴۳ھ) کی التجرید، اس کتاب کا پورا نام التجرید الرکنی فی الفروع ہے، فتاویٰ ہندیہ میں تجرید سے یہی کتاب مراد ہے۔

(۱) المصفیٰ: ۲۶۷، مخطوط: مکتبہ ولی الدین جاراللہ آفندی، ترکی، نیز دیکھئے: کتائب اعلام الاخیار: ۲/ ۲۲۴۔
(۲) دیکھئے: الفہرس الشامل: ۹/ ۶۸۵، الفقہ واصولہ، معجم تاریخ التراث الاسلامی: ۲/ ۱۳۶۳۔

علامہ قدوری کی تجرید فقہ مقارن پہ ایک انسائیکلو پیڈیا ہے اور بارہ جلدوں میں تحقیق ودراسہ کے ساتھ شائع ہوچکی ہے۔

اکثر سوانح نگاروں نے ذکر کیا ہے کہ تجرید کی ایک شرح خود مصنفؒ نے ''الایضاح'' کے نام سے تین جلدوں میں لکھی ہے، اور دوسری شرح شمس الائمہ تاج الدین عبدالغفار بن لقمان کردی حنفی (متوفی: ۵۲۲ھ) نے ''المفید والمزید'' کے نام سے سپرد قلم کی ہے(۱)، مصادر دراسات اسلامیہ کے مصنف ڈکتور یوسف عبدالرحمٰن مرعشی لکھتے ہیں کہ ہمیں اس کتاب کے چار مخطوطے ملے، اس کا سب سے قدیم نسخہ مکتبہ صامصون ترکی (رقم: 708) میں ہے(۲)؛ لیکن ایضاح کے مقدمہ میں مصنفؒ لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن کرخی نے فقہ میں ایک کتاب تصنیف کی اور اس کو ابواب پر مرتب کیا، پھر شیخ ابوالحسن قدوری نے اس میں مسائل اور دلائل کا اضافہ کیا؛ چنانچہ جب میں نے علامہ قدوری کی مختصر کرخی کی شرح کا مطالعہ کیا تو اسے بہت ہی عمدہ، نفیس اور ابواب کے مسائل کو ہم آہنگ پایا، لہٰذا میری خواہش ہوئی کہ میں اس کی شرح اپنے اسلاف کے نہج پہ مفصل طریقہ پر کروں، اس کے مفاہیم کی تشریح کروں اور ان مفاہیم کی مؤثر علل کا ذکر کروں؛ چنانچہ میں نے اس کی شرح ''ایضاح'' کے نام سے لکھی، پھر میرے بعض احباب نے مجھ سے خواہش کی کہ میں اس کتاب کے اہم مسائل اور معتمد علیہ روایات کو الگ کردوں؛ تاکہ اس کو پڑھنا اور یاد کرنا آسان ہو، تو میں نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول کیا۔(۳)

مصنفؒ کی مذکورہ بالا تصریح سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تجرید ایضاح کی تلخیص ہے اور ایضاح مختصر کرخیؒ اور علامہ قدوریؒ کے حاشیہ کی شرح ہے۔

دوسری بات یہ کہ مصنف نے ایضاح کے مقدمہ میں کہیں بھی یہ بات ذکر نہیں کی کہ یہ تجرید کی شرح ہے؛ بلکہ ہر جگہ ایضاح شرح مختصر الکرخی لکھا ہے۔

تیسری بات یہ کہ تجرید کے لغوی معنی دیکھا جائے اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ تلخیص ہے، جس کی تائید مصنفؒ کے اس قول سے ہوتی ہے کہ بعض احباب نے مجھ سے خواہش کی کہ میں ایضاح کے اہم مسائل اور معتمد علیہ روایات کو الگ کردوں؛ لہٰذا میں نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول کیا۔

---

(۱) دیکھئے: ہدیۃ العارفین: ۱/ ۵۱۹، کشف الظنون: ۱/ ۳۴۵، تاج التراجم: ۱/ ۱۸۴، الجواہر المضیۃ: ۱/ ۳۰۴۔

(۲) دیکھئے: مصادر دراسات اسلامیہ: ۵/ ۲۶۸۔

(۳) الایضاح: ۱، مخطوط: مکتبہ ازمیر، ترکی، نیز دیکھئے: دیگر مکتبات کے مخطوطات۔

☆ الایضـــاح

اس نام سے اہل علم نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں، اور فتاویٰ ہندیہ میں اس نام سے دو کتابوں کے حوالے ملتے ہیں، ایک علامہ کرمانی کی ایضاح، اور دوسرے شیخ یحییٰ القوجحصاریؒ کی ایضاح، جو کنز الدقائق کی شرح ہے، عام طور سے جو دنیا کے مکتبات میں التجرید یا تجرید الایضاح یا الایضاح للرکنی کے نام سے مخطوطات پائے جاتے ہیں، اس سے یہی کتاب مراد ہے، دکتور یوسف عبدالرحمٰن مرعشی لکھتے ہیں کہ ہمیں اس کتاب کے آٹھ مخطوطے ملے، اوراس کا سب سے قدیم نسخہ مکتبہ ولی الدین استنبول ترکی (رقم:1230) میں ہے (۱)، نیز اس کے علاوہ درج ذیل مکتبات میں اس کتاب کے قلمی نسخے ہیں :

1- مکتبہ ازمیر، ترکی، مخطوطہ نمبر:160۔
2- مکتبہ وبریلی، ترکی، مخطوطہ نمبر:540۔
3- مکتبہ جاراللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:586اور 597۔
4- مکتبہ ینی جامع، ترکی، مخطوطہ نمبر:369۔
5- مکتبہ عاطف آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:911۔
6- مکتبہ اسعد آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:964۔
7- مکتبہ الفاتح، ترکی، مخطوطہ نمبر:1780اور 2272۔

☆ المفیـــدوالمـــزید

یہ کتاب التجرید الرکنی کی شرح ہے، اس کے مصنف ابوالمفاخر تاج الدین عبدالغفور بن لقمان کردی حنفی (متوفی:۵۲۲ھ) ہیں، بعض سوانح نگاروں نے آپ کا نام عبدالغفار ذکر کیا ہے، آپ علامہ رکن الدین عبدالرحمٰن کرمانی کے شاگرد تھے اور سلطان نورالدین کے زمانہ میں حلب کے قاضی رہے، آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں (۲)، جن میں سے ایک المفید والمزید ہے، فتاویٰ ہندیہ میں اس کتاب سے بالواسطہ پانچ مقامات پہ حوالہ آئے ہیں، اس کتاب کے قلمی نسخے ان کتب خانوں میں موجود ہیں :

(۱) دیکھئے: مصادر دراسات اسلامیہ: ۵/ ۲۶۸۔

(۱) دیکھئے: الجواہر المضیۃ: ۱/ ۳۲۳، ہدیۃ العارفین: ۱/ ۵۸۷، کشف الظنون: ۱/ ۳۴۵۔

1- مکتبہ قرہ حصار، ترکی، مخطوطہ نمبر: 181-182۔
2- مکتبہ مرادملا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1084۔

☆ جواہر الاخلاطی

فقہ حنفی میں یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کے اندر صرف ان مسائل کو جمع کیا گیا ہے، جن پر فتویٰ ہے یا فتویٰ دینا مناسب ہے؛ چوں کہ بسا اوقات فقہاء احناف کی کتابوں میں ایک ایک مسئلہ کے بارے میں کئی اقوال ملتے ہیں اور ان اقوال میں تطبیق دینا مشکل ہوتا ہے؛ لہٰذا مصنف کتاب نے مجتہدین کی کتابوں کو کھنگال کر ایسے مسائل کو جمع کرنے کا التزام کیا ہے جن میں ایسے الفاظ وتعبیرات کا استعمال ہے جو فقہاء کرام کے درمیان متداول ہیں اور جن سے مسائل میں تطبیق دینا اور کسی ایک قول کا انتخاب کر کے فتویٰ دینا مناسب ہوتا ہے؛ چنانچہ وہ الفاظ وتعبیرات درج ذیل ہیں :

- ھوالصحیح
- وعلیہ الفتوی
- ھوالمختار
- ھوالمأخوذ بہ
- وبہ نأخذ
- ھوالمفتی
- ھوالأصح
- افتی بہ
- ھوالاحوط
- وبہ یفتی
- وھوالصحیح، وعلیہ الفتویٰ
- وعلیہ اجماع المتقدمین والمتأخرین
- وھواوسع وارفق
- وھوالاختیار
- والاول افضل
- وھوالاشبہ وبہ یفتی
- وعلیہ الاعتماد
- والاظہر الجواز
- وھوالصواب
- وھوالاظہر
- وھومأخوذ
- وھواقرب الی الصواب
- وھوالمشہور
- وھواحسن
- علیہ بالاتفاق
- ھوالمختار للفتوی
- الافتاء بالجواز
- ھذااقیس
- وھوالاشبہ والاصوب
- ھذاالقول اشبہ بالصواب
- وبہ افتوا

اس کتاب کے مصنف کا نام برہان الدین ابراہیم بن ابوبکر محمد بن حسین الاخلاطی الحسینی ہے، المفہرس الشامل میں ہے کہ آپ گیارھویں صدی ہجری کے علماء میں سے تھے(۱)، اس کتاب کو بہت ہی مستند ومعتبر ماخذ میں شمار کیا گیا ہے، (۲) فتاویٰ عالم گیری میں بکثرت اس کے حوالے موجود ہیں، نیز ملا علی قاریؒ نے اپنے رسالہ

(۱) دیکھئے: الفہرس الشامل: ۳/ ۲۲، الفقہ واصولہ۔ (۲) معجم المصنفین: ۴/ ۵۱۴۔

''التدھین للتزیین علی وجہ التبیین ''اور علامہ ابن عابدین شامیؒ نے بھی اپنی کتابوں میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

مصنف علیہ الرحمہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں :

> میں نے علم فقہ کو تمام علوم میں سب سے زیادہ ارفع وعظیم الشان اور اس لائق پایا کہ اس پر توجہ دی جائے اور اس پر بھروسہ کیا جائے؛ چنانچہ میری خواہش ہوئی کہ میں فقہ کے بعض ان مسائل کا انتخاب کروں جن میں عوم بلوی ہے، اوراس میں حتمی فیصلہ کی ضرورت ہے؛ تاکہ اس فن کے لوگوں کے لئے فتویٰ دینا آسان ہو، نیز میں نے اس کتاب میں ائمہ فقہ کے لئے ایسے ناموں کا استعمال کیا ہے جن سے وہ معروف ومشہور ہیں؛ لہٰذا وہ نام اس طرح ہیں :

- الامام : نعمان بن ثابت کے لئے۔
- القاضی : ابو یوسفؒ کے لئے۔
- الشیبانی : محمد بن الحسن کے لئے۔
- ابن الہذیل : امام زفر کے لئے۔
- محمد بن ادریس : امام شافعی کے لئے۔
- ابن زیاد : حسن بن زیاد کے لئے۔(۱)

اس کتاب کا مخطوطہ بہت کم کتب خانوں میں دستیاب ہیں :

1- مکتبہ جون ریلاندز/مانچسٹر (206/351)۔
2- مکتبہ معہد الاستشراق/بطرسبورغ (C1407)۔
3- رضا لائبریری، رامپور، (M5151/2577)-(M5150/2578)۔
4- معہد الابحاث العربیہ والفارسیہ ٹونک، راجستھان، (T953/619)۔(۲)
5- مکتبہ ملک عبدالعزیز ریاض، سعودی، مخطوطہ نمبر: 2554۔

(۱) جواہر الاخلاطی: ا، مخطوط: مکتبہ ملک عبدالعزیز ریاض، سعودی۔

(۲) دیکھئے: الفہرس الشامل: ۳/ ۲۲۲، الفقہ واصولہ۔

☆ خزانۃ الفتاوی

یہ کتاب احمد بن محمد بن ایوب کرمانی (متوفی:522ھ) کی تالیف ہے، مصنفؒ نے اپنی ہی کتاب مجمع الفتاویٰ کی تلخیص ''خزانۃ الفتاویٰ'' نام سے کی ہے، جیسا کہ اس کتاب کے مقدمہ میں مؤلفؒ لکھتے ہیں :

> جب میں مجمع الفتاویٰ کو لکھنے سے فارغ ہوا (جس میں علماء عظام ومشائخ کرام جیسے الصدر الشہید، ابوبکر محمد بن فضل البخاری، شیخ محمد بن ولید السمرقندی، ابوالحسن رستغفنی، علامہ عتابی وغیرہ کے کتب فتاویٰ سے مسائل کو اس میں جمع کیا ہے) تو بعض بھائیوں نے مجھ سے خواہش کی کہ میں مجمع الفتاویٰ سے نادر مسائل کو ایک کتابی شکل میں جمع کردوں جو طوالت اور دلائل سے خالی ہو۔(۱)

یہ ایک معتبر کتاب ہے، اس کتاب سے علامہ حصکفیؒ، علامہ ابن نجیم مصریؒ، علامہ ابن عابدین شامیؒ، صاحب النہر الفائق، علامہ حمویؒ، ملاخسروؒ، علامہ حلبیؒ صاحب لسان الحکام وغیرہ نے اپنی تصنیفات میں استفادہ کیا ہے، اور فتاویٰ عالمگیری میں ساٹھ سے زائد مقامات پر اس کتاب کے حوالے ہیں، اس کتاب کے مخطوطے کئی کتب خانوں میں ہے، جن میں سے بعض یہ ہیں :

1- مکتبہ نورعثمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر:1943۔
2- مکتبہ جاراللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:925۔
3- جامعہ پرنسٹون، امریکہ، مخطوطہ نمبر:2084۔
4- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر:1017-1018۔
5- مکتبہ داماد ابراہیم پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر:690۔

(جاری)

● ● ●

---

(۱) خزانۃ الفتاویٰ: ا، مخطوط: مکتبہ نورعثمانیہ، ترکی۔

فتاوی ہندیہ کے بعض اہم قلمی مصادر

(۲)

مولانا محمد ندوی ❖

پہلی قسط اورنگ زیب عالم گیر رحمہ اللہ کی مختصر سوانح اور ان کی نمایاں خدمات میں سے ایک فتاوی عالم گیری کی تدوین وتالیف اور اس کے محرکات واسباب کا ذکر تھا، اور فتاوی عالم گیری میں فقہ حنفی کی جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، ان میں سے بعض ان کتابوں کا تذکرہ تھا جو اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکی ہے، یا حال فی الحال میں شائع ہوئی ہے، اسی سلسلہ کی یہ دوسری کڑی ہے، جو حاضر خدمت ہے۔

رمز الحقائق

علامہ نسفیؒ کی تصنیف کنز الدقائق کو فقہ حنفی میں متون کا درجہ حاصل ہے، اور ہر زمانہ میں اسے اہل علم کی توجہ حاصل رہی ہے، یہی وجہ کہ علماء احناف نے اس کی بہت سی شرحیں لکھی ہیں، جن میں مختصر، متوسط اور مطول شرحیں شامل ہیں، ان میں البحر الرائق، تبیین الحقائق، النہر الفائق، منحۃ الخالق وغیرہ بہت مشہور، قابل اعتماد اور مقبول شرحیں ہیں، انہیں شروحات میں ایک متوسط، مفید اور اہم شرح رمز الحقائق ہے، جو عینی شرح الکنز کے نام سے معروف ہے، یہ شرح علامہ بدر الدین عینی محمود بن احمد حنفی المتوفی 855ھ کی تصنیف ہے، اس شرح کی تکمیل 818ھ میں ہوئی۔ (۱)

علامہ عینی بیک وقت مفسر بھی تھے اور محدث بھی، فقیہ بھی تھے اور اصولی بھی، نحوی بھی تھے اور صرفی بھی، تاریخ ولغت کے حافظ بھی تھے اور نثر ونظم کے شہسوار بھی، نیز عربی اور ترکی زبان کے یکساں ماہر تھے، مدتوں آپ نے کار قضاء وافتاء اور درس وتدریس کے فرائض انجام دئے اور ساتھ ہی تمام علوم وفنون میں

❖ باحث شعبۂ تحقیق: المعہد العالی الاسلامی حیدر آباد

(۱) معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ: 1404/2

کتابیں بھی تصنیف کی، آپ کی تصنیفات کو دیکھنے سے آپ کی فہم وبصیرت، راسخ العلم اور مہارت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، آپ نے مسلک حنفی میں گراں قدر خدمات انجام دی اور حدیث کی سب سے مستند کتاب ''صحیح البخاری'' کی شہرۂ آفاق شرح ''عمدۃ القاری'' تصنیف کی، نیز فقہ حنفی کی معتبر متون ہدایہ اور کنز کی بالترتیب ''البنایہ فی شرح الہدایہ'' اور ''رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق'' مفید اور عمدہ شرح لکھی، اور ان میں مسائل کی تائید میں عقلی ونقلی دلائل ذکر فرمائے۔ (۱)

رمز الحقائق کی وجہ تصنیف کو علامہ عینیؒ نے اس کے مقدمہ میں صراحت کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کو اپنے بعض ہم عصر علماء کی حسد کی وجہ سے بہت سی مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، بقول آپ کے: دنیا اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر اس طرح تنگ اور تاریک ہوگئی کہ گویا میں ایسا ہوگیا کہ میرے پاس آنکھیں تو تھیں، لیکن میں انسان نہیں تھا، یا میں انسان تو تھا؛ لیکن میرے پاس آنکھیں نہیں تھی؛ میں سوچتا تھا کہ اگر یہ سب اللہ تعالی کی طرف سے ہے تو میں راضی برضا ہوں؛ کیونکہ لوگ تو ہمیشہ قیل وقال میں مصروف رہتے ہیں، پھر اللہ تعالی نے اس غم کو امت کے بعض مخلصین کے ہاتھوں دور فرما کر مجھ پر احسان کیا، لہذا میں اپنے دل کو کسی کتاب کی شرح لکھنے میں مشغول رکھ کر ان کدورتوں کے ازالہ کا ارادہ کیا اور علامہ نسفی کی کتاب کنز الدقائق کا انتخاب کیا، جس کی بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں؛ لیکن ان میں سے بعض ایسے ہیں جن سے اکتاہٹ ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جن میں حد درجہ خلل ہے؛ لہٰذا میں نے اللہ تعالی سے استخارہ کیا اور اس کی شرح اس طرح لکھی کہ اس کی پیچیدگیوں کو واضح کیا اور اس کے مغز کو نکالا، اور در پردہ باتوں کو ظاہر کیا، مشکل مسائل کو اعتدال کے ساتھ واضح کیا، افراط وتفریط سے بچتے ہوئے حل متن وترکیب پر اکتفاء کرتے ہوئے ترتیب وار دلائل کا ذکر ذکر کیا، اور اس کا نام رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق رکھا۔ (۲)

یہ کتاب پہلی بار مصر سے تقریباً ڈیرھ سو سال قبل اور ہندوستان سے سو سال قبل شائع ہوئی تھی؛ لیکن اب بھی اس پہ علمی تحقیق وتعلیق کی ضرورت ہے، فتاوی ہندیہ میں اس کتاب سے متعدد مسائل منقول ہیں، البتہ اصل نام کے بجائے ''كذا يا هكذا في العينى شرح الكنز'' سے اس کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کا

---

(۱) الضوء اللامع لأهل القرن التاسع: 10/ 134، نیز دیکھئے: النجوم الزاهرة فى ملوك مصر والقاهرة: 16/ 10، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع: 2/ 294۔

(۲) رمز الحقائق، ص: 1-2، مخطوطہ۔

قلمی نسخہ مختلف مکتبات میں ہے، جن میں سے بعض یہ ہیں:

1- مکتبہ کوبریلی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 582۔

2- مکتبہ ولی الدین جار اللہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 695۔

3- مکتبہ دار العلوم دیو بند- انڈیا، مخطوطہ نمبر: 67/ 303۔

4- خدا بخش لائبریری، پٹنہ- انڈیا، مخطوطہ نمبر: (1697)-(352و)

5- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 772۔ (۱)

تہذیب الواقعات

اس کتاب کا مکمل نام ''تہذیب الواقعات فی فروع الحنفیہ'' ہے، یہ کتاب شیخ امام احمد ابو عبد اللہ قلانسی کی ہے، جو ایک جلد میں ہے، یہ کتاب بھی فقہ حنفی کی عام فقہی ترتیب پر ہے، ابتداء کتاب الطہارہ سے ہے اور کتاب الفرائض پر مکمل ہے، ہر کتاب چند ابواب اور فصول پر محیط ہے، اس کتاب سے صاحب خلاصۃ الفتاوی، علامہ ابن نجیم مصریؒ، علامہ ابن عابدین شامیؒ، علامہ شہاب الدین شلبیؒ، علامہ طرابلسیؒ وغیرہ نے اپنی تصانیف میں استفادہ کیا ہے، اور فتاوی عالمگیری میں بھی اس کتاب کے متعدد مسائل منقول ہیں، متأخرین علماء احناف کی کتابوں میں جہاں کہیں بھی تہذیب کا حوالہ ہے تو اس سے یہی کتاب مراد ہے، مصنف نے اس کتاب میں ہر موضوع سے متعلق اہم مسائل کو اختصار کے ساتھ آسان اور عام فہم زبان میں ذکر کیا ہے، نیز دلائل اور دوسرے مصنفین کی کتابوں کے نام کو ذکر کرنے سے اجتناب کیا ہے، ائمہ کے اختلاف کو مختصراً ذکر کیا ہے، مصنف کس صدی کے ہیں، اس میں قدرے اختلاف ہے، بعض اہل علم نے دسویں، بعض نے گیارھویں صدی کا ذکر کیا ہے، فواد سزکین نے چوتھی صدی ہجری کا ذکر کیا ہے (۲)، اور بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ خلاصۃ الفتاوی اور دوسری کتابوں سے اس کی تائید ہوتی ہے، یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے، جس کا قلمی نسخہ دنیا کے متعدد مکتبات میں موجود ہیں، جن میں سب سے قدیم نسخہ مکتبہ شستر بیتی ڈبلن کا ہے جو ۹۳۹ء ہجری میں لکھی گئی ہے، اس کتاب کے قلمی نسخے ان مکتبات میں ہیں:

---

(۱) الفہرس الشامل: 4/ 109، خزانۃ التراث- فہرس مخطوطات: 48/ 626

(۲) تاریخ التراث العربی لفواد سزکین- العلوم الشرعیۃ: 3/ 90، نیز دیکھئے: معجم المؤلفین: 2/ 51، الجواہر المضیہ: 1/ 134

1- مکتبہ شستر بیتی ڈبلن، مخطوطہ نمبر: 4417۔
2- متحف طوب قاپی سرای، استنبول، ترکی، مخطوطہ نمبر: (4215) A.873۔
3- مکتبہ نیشنل لائبریری، پیرس، مخطوطہ نمبر: 973۔
4- مکتبہ ایا صوفیا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1078۔
5- مکتبہ ینی جامع، ترکی، مخطوطہ نمبر: 381۔ (۱)

کمال الدرایہ فی شرح النقایہ (الشمنی)

صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعودؒ کی کتاب مختصر الوقایہ (جو النقایہ سے مشہور ہے) کی متعدد اہل علم نے شرح لکھی ہے، جن میں علامہ قہستانیؒ، عبد العلی برجندیؒ، ملا علی قاریؒ، قاسم ابن قطلو بغاؒ، محمود بن الیاس رومیؒ، ابو المکارم بن عبد اللہؒ وغیرہ قابل ذکر ہیں، انہیں شارحین میں ایک مشہور مصنف ابو العباس احمد بن محمد شمنیؒ متوفی 872ھ ہیں، آپ کی اس شرح کا مکمل نام کمال الدرایہ فی شرح النقایہ ہے، لیکن عوام وخواص میں شرح مختصر الوقایہ یا شرح شمنی کے نام سے مشہور ہے، یہ اوسط درجہ کی عمدہ شرح ہے اور علماء میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے، چونکہ علامہ شمنیؒ علمی دنیا میں نمایاں اور امتیازی مقام رکھتے تھے، آپ کوئی علوم میں ید طولی حاصل تھا، آپ مفسر بھی تھے اور محدث بھی، ادیب بھی تھے اور فقیہ بھی، اصولی بھی تھے اور کلامی بھی، علم نحو کے امام بھی تھے اور علم بیان کے ماہر بھی، مختلف فنون میں آپ نے کتابیں تصنیف کی، علامہ سیوطیؒ اور علامہ سخاویؒ جیسے اہل علم کے استاذ رہے، شروع میں آپ مالکی مذہب کے پیرو تھے، پھر آپ نے حنفی مسلک کو اختیار کر لیا۔ (۲)

اس شرح کی تصنیف کے سلسلہ میں خود آپ لکھتے ہیں کہ میرے بعض ان بھائیوں نے (جن کی حیثیت میرے نزدیک ایسی ہی تھی جیسے انسان کے لئے اس کی آنکھ) مجھ سے خواہش کی کہ میں صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ کی مختصر الوقایہ (جو النقایہ سے معروف ہے) کی شرح لکھوں تو میں نے معذرت کر لی، لیکن انہوں نے میری معذرت قبول نہیں کی اور برابر اصرار کرتے رہے، لہذا میں نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے اس کو لکھنے کا عزم کر لیا۔ (۳)

---

(۱) الفہرس الشامل: 2/ 734، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث - فہرس مخطوطات: 50/ 820۔
(۲) الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، ص: 145، الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ، ص: 112، کشف الظنون: 2/ 1972۔
(۳) شرح النقایہ للشمنی، ص: 1، مکتبہ شہید علی باشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 859۔

یہ شرح مخطوطہ کی شکل میں ہے، جس پر تحقیقی کام کی ضرورت ہے، اس کتاب کا مخطوطہ دنیا کے مختلف مکتبات میں ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

1- مکتبہ شہید علی باشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 859۔

2- مکتبہ ولی الدین جار اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 720 اور 759۔

3- مکتبہ دار العلوم دیوبند، انڈیا، مخطوطہ نمبر: 57/293۔

4- مکتبہ اوقاف عامہ، بغداد، مخطوطہ نمبر: 10603۔

5- مکتبہ دار الکتب، قاہرہ، مخطوطہ نمبر: 401-403۔ (۱)

مختار الفتاوی

محمد بن احمد بن محمد طاہری سا کیؒ کی تصنیف ہے، اس کے مصنف نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ دوستوں کا تقاضا ہوا کہ میں علماء ومشائخ احناف کی کتابوں سے ایسے مسائل کو یکجا کردوں جو مفتی بہا ہیں، اور جن کو فتوی دینے میں پسند کرتے ہیں، چنانچہ میں نے ان کی یہ فرمائش پوری کی، سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی کی، اور مسائل کا انتخاب کیا، پچاس کتابوں کا نام بھی مصنف نے لکھا ہے، ان کتابوں سے ایسے مسائل کتاب اور فصل وار جمع کردئے ہیں جن پر فتوی دیا جاتا ہے، نیز مصنف نے نوادر سے مسائل نہیں لئے اور نہ کسی مسئلہ کی دلیل دی؛ تاکہ مطالعہ کرنے والے بآسانی مطالعہ کرسکیں، تنقیح وتصحیح میں کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی، اس کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے فتاوی سے متعلق واقعتاً مسائل کا ایک بڑا ذخیرہ اس میں قدوری کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جو ایک نہایت قیمتی ذخیرہ ہے (۲)، لیکن اب تک یہ اہل علم کی نظر عنایت سے دور ہے، اور مخطوطہ کی شکل میں ہے، اس پر علمی وتحقیقی کام کرکے منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے، اس کتاب کا مخطوطہ دنیا کے مکتبات میں زیادہ نہیں ہیں، البتہ جو بھی ہے وہ درج ذیل ہیں:

1- رضا لائبریری رامپور، انڈیا، مخطوطہ نمبر: [M5212(2341)]۔

---

(۱) الفہرس الشامل: 8 / 239-236، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث - فہرس مخطوطات: 50 / 873، معجم تاریخ التراث الاسلامی لفواد سزکین: 1 / 485۔

(۲) دیکھئے: مختار الفتاوی، مقدمہ، ص: 1، مخطوطہ نیشنل لائبریری، طہران، ایران۔

2- معہد الابحاث العربیہ والفارسیہ،ٹونک،انڈیا،مخطوطہ نمبر: [T-785(999)]۔

3- مکتبہ دارالعلوم دیو بند،انڈیا،مخطوطہ نمبر: 99/336۔

4- نیشنل لائبریری،طہران،ایران،مخطوطہ نمبر: 1061۔

5- معہد الاستشراق،بطرسبورغ،روس،مخطوطہ نمبر: 229۔ (۱)

الایضاح فی شرح کنز الدقائق

کنز الدقائق اپنی جامعیت اور ترتیب وتہذیب کے ساتھ ساتھ حسن اختصار کی وجہ سے یوم تصنیف سے لے کر تا حال ہمیشہ ہی ارباب قلم کا منظور نظر رہا ہے اور مختلف اہل علم نے اپنے اپنے دور میں اس پر قلم اٹھایا ہے اور درجنوں شروحات وحواشی معرض وجود میں آچکے ہیں، جن میں سرفہرست البحر الرائق،تبیین الحقائق،رمز الحقائق،النہر الفائق مشہور شروحات ہیں، انہیں شروحات میں ایک شرح علامہ محمد یحی قوجحصاری کی الایضاح فی شرح کنز الدقائق ہے، جو ایضاح الکنز کے نام سے معروف ہے، اور اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے، یہ ایک متوسط؛لیکن مکمل شرح ہے، اس کے اندر مصنف نے ہر مسئلہ کو اختصار کے ساتھ سہل زبان میں بیان کیا ہے، اگر کسی مسئلہ میں ابہام ہے تو اس کو واضح کیا ہے، اگر کہیں مثال کی ضرورت پڑی ہے تو مثال دے کر مسئلہ کو بیان کیا ہے، نیز اس شرح کو لکھنے میں مصنف نے ہدایہ،کافی شرح وافی،ایضاح کرمانی،اسرار الدبوسی،المحیط،المحصول من اصول الفقہ،شروح الجامع الصغیر،المنافع،المستصفی،ملتقی البحار،شروح المنظومہ اور شروح الجامع الکبیر سے استفادہ کیا ہے، جیسا کہ مصنف نے اس کتاب کے مقدمہ میں صراحت کیا ہے (۲)، اس کتاب کا مخطوطہ درج ذیل مکتبات میں ہیں:

1- مکتبہ ولی الدین جار اللہ آفندی،ترکی،مخطوطہ نمبر:-692-694۔

2- نیشنل لائبریری پیرس،فرانس،مخطوطہ نمبر: 902۔

3- مکتبہ نور عثمانیہ،ترکی،مخطوطہ نمبر: 1613۔

---

(۱) الفہرس الشامل: 8/ 239-236، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث - فہرس مخطوطات: 50/ 873، معجم تاریخ التراث الاسلامی لفواد سزکین: 1/ 485۔

(۲) دیکھئے: ایضاح الکنز،مقدمہ،ص: 1، مخطوطہ جار اللہ آفندی،ترکی۔

4- مکتبہ ظاہریہ، دمشق، شام مخطوطہ نمبر: 9033۔

5- دارالکتب الوطنیہ، تونس مخطوطہ نمبر: 5784۔ (۱)

فصول العمادی (الفصول العمادیہ)

فصول العمادی فقہ حنفی میں ایک بہت ہی عمدہ، نفیس اور اچھی کتاب ہے، جو دعوی، قضاء، معاملات اور فصل خصومات سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے، اس کتاب کا اصل نام ''فصول الاحکام فی اصول الاحکام'' ہے، اور ''فصول العمادی یا الفصول العمادیہ'' سے مشہور ہے، اس میں کل چالیس فصلیں ہیں، اور ہر فصل میں اُس فصل سے متعلق مسائل کو بہت ہی سلیقہ سے یکجا کر دیا گیا ہے، نیز ہر مسئلہ کا ماخذ بھی ذکر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، علامہ لکھنویؒ اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور اسے بہت ہی عمدہ اور نفیس مجموعہ پایا ہے، جو متفرق احکام اور مختلف فوائد پر مشتمل ہے (۲)، ابن قاضی سماونہ لکھتے ہیں کہ فصل خصومات اور دعاوی کے باب میں جو بھی فتاوی یا مجموعہ تیار کی گئی، اس میں ''فصول العمادی'' اور ''فصول الاشتروشنی'' سب سے عظیم اور نفع بخش کتاب ہے۔ (۳)

مصنفؒ اس کتاب کے متعلق مقدمہ میں لکھتے ہیں: ''میں نے اس قرطاس میں جو کہ مقدار کے اعتبار سے چھوٹی ہے مگر قدر ومنزلت کے اعتبار سے بڑی ہے، اسلامی فوائد پر مشتمل عمدہ باتوں اور مستحکم فوائد کے تابدار موتیوں کو متعدد مقبول کتابوں سے نقل کر کے اور متعدد چنیدہ کتابوں سے انتخاب کر کے جمع کیا ہے، میں نے یہ باتیں مختصر اور جامع عبارت میں بڑے اور عمومی افادات کے ساتھ نقل کی ہیں، میں نے اس میں اصحاب فہم ودانش کے سامنے اپنے افکار وخیالات پیش کیے ہیں، جیسا کہ مخاطبین کے سامنے افکار وخیالات پیش کیے جاتے ہیں، میں نے سمعی وعقلی دلائل ومباحث پر مشتمل اس منتخب مجموعے کو ''فصول الاحکام فی اصول الاحکام'' کا نام دیا ہے، وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہر فصل ایسے اصول پر مشتمل ہے جس کی مختلف ذیلی فصلیں نکلتی ہیں، اس دیدہ ریزی اور دل سوزی کے پیچھے میرا مقصد اپنے آپ کو اور تمام مسلمانوں اور عام مومنوں کو نفع پہنچانا ہے، میں اس بابت

---

(۱) الفہرس الشامل: 1/ 727، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث - فہرس مخطوطات: 48/ 649؛ معجم تاریخ التراث الاسلامی لفواد سزکین: 5/ 3955۔

(۲) الفوائد البہیہ، ص: 94۔

(۳) جامع الفصولین: 1/ 2۔

اللہ سے بہتر خیر کا اور استفادہ کنندگان سے نیک دعاؤں کا امیدوار رہوں، میرا رب میرے لیے کافی ہے، اور وہی بہتر کارساز ہے''۔ (۱)

سوانح وفہرست نگاروں کا مصنف کے نام کے سلسلہ میں قدرے اختلاف ہے، بعضوں کا خیال ہے کہ اس کتاب کا مصنف جمال الدین بن عماد الدین ہے، لیکن محقق اہل علم نے اس کا مصنف ابوالفتح عبدالرحیم بن ابوبکر ابن عبدالجلیل مرغینانی سمرقندی کو قرار دیا ہے اور یہی رائے صحیح ہے؛ چونکہ مصنف علامہ مرغینانی کے پوتے اور علامہ نظام الدین کے بھتیجے ہیں، جیسا کہ مصنف کے اس لفظ ''قال جدی برہان الدین'' اور ''قال عمی نظام الدین'' سے معلوم ہوتا ہے، بہر حال آپ صاحب ہدایہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، اس کتاب کی تکمیل شعبان 651ھ میں سمرقند کے اندر ہوئی، اور آپ کا انتقال 670ھ میں ہوا۔ (۲)

فتاوی ہندیہ میں اس کتاب کے بڑی تعداد میں حوالے موجود ہیں، جس سے اس کتاب کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، اس کتاب پہ تحقیق وتعلیق کا کام جامعہ اردن کے قسم الدراسات العلیا لعلوم الشریعہ کے طلباء نے کیا ہے؛ لیکن اب تک زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر نہیں آئی ہے، اس کتاب کا مخطوطہ دنیا کے مختلف مکتبات میں موجود ہیں، جن میں سے بعض کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1- مکتبہ حکیم اوغلو پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 376۔
2- مکتبہ عاطف آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1162۔
3- مکتبہ دارالعلوم دیوبند- انڈیا، محفوظہ نمبر: [308/72]۔
4- رضا لائبریری، رامپور- انڈیا، محفوظہ نمبر: [M5300(2346)]۔
5- مکتبہ شہید علی پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 903م۔ (۳)

الغایہ شرح الہدایہ

ہدایہ کی شروحات میں غایۃ السروجی کا ایک نمایاں مقام حاصل ہے اور اسے فقہ حنفی میں ایک قیمتی اور

---

(۱) فصول العمادی، ص: 2، مخطوطہ۔

(۲) الفوائد البہیہ، ص: 94، کشف الظنون: 2/ 1270، ہدیۃ العارفین: 1/ 560، معجم تاریخ التراث الاسلامی لفواد سزکین: 3/ 1711۔

(۳) الفہرس الشامل: 6/ 397۔

معتبر مرجع شمار کیا گیا ہے، اس کے مصنف مشہور فقیہ احمد بن ابراہیم بن عبدالغنی سروجی ہیں، شروع میں آپ حنبلی مسلک کے پیروکار تھے، پھر مسلک احناف سے وابستہ ہو گئے، آپ اصول وفقہ کے امام اور معقول ومنقول میں شیخ زمانہ تھے، اپنے وقت کے در لاثانی تھے، فقہ وفتاوی میں اپنی مثال آپ تھے، ایک لمبے عرصہ تک مصر کے قاضی ومفتی اور مدرس کا فریضہ انجام دیتے رہے، اور متعدد مفید واہم کتابیں تصنیف کیں، جن میں کتاب ادب القضاء، کتاب المناسک، کتاب ''نفحات النسمات فی وصول الثواب الی الاموات'' وغیرہ مشہور تصانیف ہیں، بڑے بڑے اکابر آپ کے علم قائل تھے، علماء احناف کے علاوہ دوسرے مکتب فکر کے مشائخ نے بھی آپ کے علم کا اعتراف کیا ہے، جن میں سرفہرست علامہ ابن تیمیہؒ، حافظ ذہبیؒ، حافظ ابن حجرؒ، حافظ ابن کثیرؒ، علامہ مقریزیؒ وغیرہ ہیں[۱]، جب آپ نے ہدایہ کی شرح ''غایۃ السروجی'' لکھنا شروع کیا تو زندگی نے وفا نہیں کی اور کتاب الایمان ہی تک پہونچے تھے کہ خدا کا بلاوا آ گیا، اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، پھر اس شرح کا تکملہ کا کام قاضی القضاۃ سعد الدین بن شمس الدین الدیری نے شروع کیا اور اس میں انہوں نے علامہ سروجی کے اسلوب اور منہج کو اپنایا؛ لیکن وہ بھی کتاب السیر، باب المرتد تک ہی لکھ سکے، پھر اس کام کو محمد بن احمد قونوی نے پایۂ تکمیل کو پہنچایا، اور اس کا نام ''تکملۃ الفوائد'' رکھا۔[۲]

اس کتاب کی خصوصیات میں درج ذیل باتیں شامل ہیں:

- اپنے مسلک کے مسائل کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دلائل کو بھی ذکر کرتے ہیں، ساتھ ہی دوسرے ائمہ (امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہم) کے اقوال اور ان کے مستدلات بھی بیان کرتے ہیں، اس اعتبار سے اس کتاب کا شمار فقہ مقارن میں بھی ہوتا ہے۔
- اس کتاب میں احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین بکثرت نقل کئے گئے ہیں۔
- احادیث کو ذکر کرنے کے بعد اس پر کلام بھی کرتے ہیں اور علت بھی بیان کرتے ہیں۔
- بعض مسائل میں دلائل کی بنیاد پر ترجیح بھی ذکر کرتے ہیں اور اس کو ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں ھو الصحیح، ھو الاصح، ھو الاشبہ وغیرہ۔

---

(۱) **بيان تلبيس الجهميه في تأسيس بدعهم الكلاميه**: 1 / 6، نیز دیکھئے: ذیل تاریخ الاسلام، ص: 86، الدرر الکامنہ: 104/1، البدایہ والنہایہ: 18 / 107، المقفیٰ: 1 / 348۔

(۲) الاثمار الجنیہ: 1 / 308، نیز دیکھئے: تاج التراجم: 1 / 108، کتائب اعلام الاخیار: 2 / 269، کشف الظنون: 2 / 2022، الجواہر المضیہ: 1 / 53، الطبقات السنیہ، ص: 76، الفوائد البہیہ، ص: 13، ہدیۃ العارفین: 1 / 104، معجم المؤلفین: 1 / 140۔

● مسائل حنفیہ کو مسلک احناف کے علماء کی کتابوں سے اور دوسرے مسالک کے مسائل کو ان مسالک کے علماء کی کتابوں سے نقل کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں

● علماء کی ایک بڑی جماعت نے اپنی تصنیفات میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے، فتاوی عالمگیری میں اس کے سو سے زائد مسائل منقول ہیں، الحمد للہ اس کتاب پہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں شیخ عدنان بن فہد العبیات کی زیر نگرانی تحقیقی کام ہوا ہے، اور کتاب الایمان تک پندرہ جلدوں میں دار الاسفار کویت سے 2021ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔

شرح مختصر الوقایہ لابی المکارم

برہان الشریعہ نے اپنے پوتے کو فقہ پڑھانے کے لئے ایک مختصر کتاب وقایہ کے نام سے لکھی، بڑے ہوکر پوتے نے اس کی شرح بھی لکھی اور اس کا اختصار بھی کیا، یہ شرح شرح الوقایہ کے نام سے معروف ہے اور مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے، اور اختصار مختصر الوقایۃ کے نام سے مشہور اور نقایہ کے نام سے موسوم ہے، چنانچہ جس طرح دیگر اہل علم نے اس کتاب کی شرح لکھی ہے، شیخ ابو المکارم بن عبد اللہ بن محمدؒ نے بھی اس کی ایک جامع شرح لکھی ہے، اگر چہ یہ شرح اہل علم کے درمیان اتنی پذیرائی حاصل نہیں کر سکی، جتنی ملا علی قاری، علامہ شمنی، علامہ برجندی وغیرہ کی شروح نے حاصل کی، بلکہ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے شیخ ابو المکارم کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ایک غیر معروف مصنف ہیں، اور ان کی کتاب بھی غیر معروف ہے، علامہ لکھنوی نے اس شرح کو غیر معتبر کتابوں میں شمار کیا ہے۔ (۱)

اس کے باوجود اس کتاب سے متعدد اہل علم نے استفادہ کیا ہے، جن میں علامہ علاء الدین حصکفیؒ، شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر، علامہ ابن عابدین شامی، علامہ شرنبلالی، یوسف بن عمر صاحب جامع المضمرات وغیرہ قابل ذکر ہیں، فتاوی عالم گیری میں بھی اس سے متعدد مسائل لئے گئے ہیں۔

مصنف علیہ الرحمہ اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں مختصر الوقایہ پر ایک حواشی لکھوں جو پس پردہ وجوہ وفوائد کو سامنے لانے والی ہو، علم کے پیاسوں کے لیے سیرابی کا ذریعہ ہو، میری جانب سے اہل علم کے لیے ایک یادگار تحفہ ہو اور مخلصین کے لیے ایک سوغات ہو، لہذا میں نے

(۱) دیکھئے: تنقیح الفتاوی الحامدیہ: 324/2، دفع الغوایہ للکنوی، ص: 39، کشف الظنون: 1972/2۔

اس کام کو اللہ تبارک وتعالی کی توفیق سے شروع کر دیا اور اس میں ایسے مسائل کا اضافہ کیا جس کی خاطر خواہ ضرورت محسوس ہوئی اور ان مسائل کو معتمد اہل کتابوں سے نقل کیا اور حتی المقدور اس طرف بھی اشارہ کیا کہ فتوی دینے کے لیے کونسا قول بہتر اور پسندیدہ ہے۔ (۱)

مصنف نے اس کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ میں نے یہ شرح رجب 907ھ میں مکمل کی (۲)، یہ شرح کتاب الطہارہ سے شروع ہوا ہے اور کتاب الخنثی پر ختم ہے، یہ شرح اب تک مخطوطہ ہے، جس کا قلمی نسخہ ان مکتبات میں ہیں:

1- مکتبہ حکیم اوغلو پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 376۔

2- مکتبہ نور عثمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1658۔

3- مکتبہ دار العلوم دیو بند- انڈیا، محفوظہ نمبر: [72/308]۔

4- خدا بخش لائبریری، پٹنہ- انڈیا، محفوظہ نمبر: 1668-1670۔

5- مکتبہ شہید علی پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 903۔ (۳)

کتاب الفصول (فصول الاستروشنی، الفصول الاستروشنیہ)

یہ کتاب مجد الدین ابو الفتح محمد بن محمود بن حسین الاستروشنی المتوفی 632ھ کی تصنیف ہے، فقہ حنفی میں یہ ایک بہت اچھی اور عمدہ تصنیف ہے، جس میں مصنف نے دعوی اور قضاء اور فصلِ خصومات سے متعلق مسائل کا ایک بڑا حصہ جمع کر دیا ہے، اس سے مصنف کی قابلیت اور مسائل پر گہری نظر کا اندازہ ہوتا ہے، حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ آپ فقہ وفتاوی کے بڑے عالم اور بحر بیکراں تھے، مصنف نے پوری کتاب کو تیس فصلوں میں تقسیم کیا ہے، اور ہر مسئلہ کو کسی نہ کسی کتاب کے حوالہ کے ساتھ نقل کیا ہے، کتاب کی ابتداء قضاء کے مسائل سے ہوئی ہے، اور اس فصل میں نکاح وطلاق اور معاملات سے متعلق ایسے مسائل کو یکجا کیا ہے، جو معاشرہ اور سماج میں کثیر الوقوع اور زیادہ پیش آتے ہیں، اور قضاء کے باب میں اس کی بڑی اہمیت ہے، پھر ہر فصل سے متعلق مسائل کو بڑے ہی خوبصورتی ساتھ بیان کیا ہے، اور کتاب کا اختتام مسائل المتفرقات پر کیا ہے، اس کتاب کی تکمیل

---

(۱) شرح ابی المکارم، ص: 1، مخطوطہ مکتبہ نور عثمانیہ ترکی۔ (۲) الفہرس الشامل: 6/397۔

(۳) حوالہ سابق۔

جمادی الاولی 625ھ میں ہوئی، اس کتاب کی تصنیف میں بتیس سال، سات مہینہ کا عرصہ صرف ہوا۔ (۱)

اس کتاب سے مختلف اہل علم نے استفادہ کیا ہے، اور فتاوی عالم گیری میں اس کے متعدد مسائل منقول ہیں، یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے، جسے شائع کرنے کی ضرورت ہے، اس کا مخطوطہ درج ذیل مکتبات میں محفوظ ہے:

1- مکتبہ نور عثمانیہ، ترکی، محفوظہ نمبر: 1773-1772۔

2- مکتبہ راغب پاشا، ترکی، محفوظہ نمبر: 572۔

3- مکتبہ دار العلوم دیو بند- انڈیا، محفوظہ نمبر: [92/328-329]۔

4- خدا بخش لائبریری، پٹنہ- انڈیا، محفوظہ نمبر: 1681۔

5- مکتبہ ینی جامع، ترکی، محفوظہ نمبر 529-527۔ (۲)

فتاویٰ حمادیہ

فقہ حنفی میں فقہ و فتاوی کا ایک بڑا سرمایہ موجود ہے، چونکہ علماء احناف ہر دور میں منصب قضاء و افتاء سے وابستہ رہے، اور عوام کے مسائل کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کام کو بھی بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے، ہندوستان کو بھی یہ شرف حاصل رہا کہ یہاں کے اہل علم نے تفسیر، حدیث، اصول و فقہ اور تمام اسلامی علوم میں عظیم الشان کارنامہ انجام دیا جس کا اعتراف پوری دنیا کو ہے، بطور خاص فقہ و فتاوی پر یہاں زیادہ توجہ دی گئی، کیونکہ فقہ کا تعلق انسان کی عملی زندگی سے ہے، اور احکام شریعت سے واقفیت کی ضرورت عوام اور حکومت ہر ایک کو ہے، لہذا یہاں اہل علم کے ساتھ ساتھ مسلم حکومتوں نے بھی تدوین فقہ و فتاوی پر خصوی توجہ دی اور اہل علم سے اس سلسلہ میں خدمات حاصل کیں، اسی سلسلہ کی ایک فتاوی کا مجموعہ ''فتادی حمادیہ'' ہے جو باوجود مختصر ہونے کے اپنے اندر بڑی جامعیت رکھتا ہے اور اس کی ترتیب بہت عمدہ ہے، اس کو معروف صاحب علم ابوالفتح رکن الدین بن حسام الدین ناگوری نے اپنے بیٹے مولانا داؤد کے ساتھ مل کر مرتب کیا ہے، فتاوی کا یہ مجموعہ قاضی القضاۃ حماد الدین گجراتی بن قاضی محمد اکرم گجراتی کی خواہش پر مرتب کیا گیا ہے اور اوران ہی کی طرف اس کتاب کی نسبت

(۱) کشف الظنون: 19، 1266؛ ہدیۃ العارفین 2/ 113؛ الفوائد البہیۃ 200؛ الزرکلی: 7/ 307؛ معجم المؤلفین: 11/ 317، معجم تاریخ التراث الاسلامی لفواد سزکین: 5/ 3220، سلم الوصول الی طبقات الفحول: 3/ 261۔

(۲) الفہرس الشامل: 6/ 397۔

ہے،اس کتاب میں تفسیر،حدیث،فقہ اور اصول کی دوسو چار کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ان سے اہم فقہی مسائل جمع کئے گئے ہیں[۱]،اس فتاوی کی ترتیب اس ناحیہ سے بھی بڑی عمدہ اور نفیس ہے کہ مصنفؒ ہر نئے باب کے ساتھ اس کے فضائل میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں، پھر مسائل و جزئیات کو بیان کرتے ہیں، نیز جن کتابوں سے انہوں نے مواد جمع کیا ہے، ان کا نام ہر مسئلہ کے شروع میں ذکر کردیتے ہیں، مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں ان تمام کتابوں کا بھی تذکرہ کردیا ہے جن سے انہوں نے استفادہ کیا ہے، یہ کتاب صرف ایک بار کلکتہ سے 1241ھ میں طبع ہوئی تھی، لیکن اب اس کا مطبوعہ نسخہ دستیاب نہیں ہے، لیکن اس کے کئی مخطوطے برصغیر اور مصر وغیرہ میں دستیاب ہیں، فتاویٰ عالمگیری اور دوسری کتابوں میں اس کے بکثرت حوالے ملتے ہیں، اس کتاب کو ازسرنو طبع کرنے کی ضرورت ہے، بعض مکتبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- رضا لائبریری رامپور، انڈیا، مخطوطہ نمبر: [D-14051(2477)]۔

2- معہد الابحاث العربیہ والفارسیہ، ٹونک، انڈیا، مخطوطہ نمبر: [T-723(955)]۔

3- مکتبہ دار العلوم دیو بند، انڈیا، مخطوطہ نمبر: 70/306۔

4- مکتبہ جامعہ الازہر، مصر، مخطوطہ نمبر: 33209۔

5- خدابخش لائبریری، پٹنہ، انڈیا، مخطوطہ نمبر: 1723۔[۲]

○○○

(۱) نزہۃ الخواطر: 3/247-250، معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ: 2/1836، فتاوی حمادیہ، ص: 1، مخطوطہ: مکتبہ جامعہ ازہر، مصر۔

(۲) الفہرس الشامل: 6/486، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث- فہرس مخطوطات: 48/859، فہرس الازہر: 6/281۔

فتاوی ہندیہ کے بعض اہم قلمی مصادر (۳)

محمد بن عبداللہ ندوی
(رفیق شعبۂ تحقیق، المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

فتاوی ہندیہ کے قلمی مصادر کی یہ تیسری کڑی ہے، دو قسطیں اس قبل شائع ہوچکی ہیں، راقم الحروف نے اس سلسلہ میں صرف انہیں مصادر کا تعارف ذکر کیا ہے جو اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے، یا پھر وہ حال حال میں طبع ہوئی ہیں۔

الحاوی فی الفتاوی للحصیری

فقہ حنفی میں حاوی نام سے کئی کتابیں ہیں، جن میں پہلی: محمد بن ابراہیم بن انوش ابو بکر حصیری بخاری (متوفی: 505ھ) کی ''الحاوی فی الفتاوی'' ہے[۱]، دوسری: نجم الدین ابوشجاع وابو الفضائل بکبرس ترکی (متوفی: 652ھ) کی ''الحاوی فی الفقه''، یہ مختصر القدوری کی طرح ایک مختصر تصنیف ہے[۲]، تیسری: قاضی جمال الدین احمد بن محمد بن نوح قابسی غزنوی (متوفی: 593ھ) کی '' الحاوی القدسی'' ہے[۳]، چوتھی: شیخ ابو الرجاء نجم الدین مختار بن محمود الزاہدي غزمینی حنفی (متوفی: 685ھ) کی ''الحاوی للزاہدی''، جس کا پورا نام ''حاوی مسائل الواقعات و المنیه وما ترکه فی تدوینه من مسائل القنیه وزاد فیه من الفتاوی لتتمیم الغنیه'' ہے۔[۴]

---

(۱) کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون :1/ 624، الأعلام للزركلي:5/ 295،الفوائد البهية في تراجم الحنفية،ص: 246،سلم الوصول إلى طبقات الفحول:52/3،،هدية العارفين:79/1،

(۲) کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون :628/1، الجواهر المضية في طبقات الحنفية :1/ 170،تاج التراجم لابن قطلوبغا، ص: 143-الفوائد البهية في تراجم الحنفية (ص: 56)

(۳) کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون :1/ 627، الفوائد البهية في تراجم الحنفية،ص: 246،سلم الوصول إلى طبقات الفحول:237/1،هدية العارفين:89/1،تاريخ إربل:175/2-

(۴) کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون :1/ 628، الفوائد البهية في تراجم الحنفية،ص: 212،،هدية العارفين:423/2، تاريخ إربل:175/2-

پانچویں: شیخ ابونصر احمد بن منصور ظفرمی تجندی اسبیجابی (متوفی: 480ھ) کی الحاوی شرح مختصر الطحاوی ہے۔(۱)

فتاوی ہندیہ میں تین حاوی کے مسائل آئے ہیں، ایک علامہ حصیری کی ''الحاوی فی الفتاوی'' کے، دوسرا ''الحاوی القدسی'' کے اور تیسرا جس ''حاوی'' کے حوالے آئے ہیں، تلاش بسیار کے باوجود بھی راقم کو اس کا کہیں سراغ نہیں لگ سکا؛ حالانکہ اس حاوی سے فتاوی عالمگیری میں بہت زیادہ مسائل لیے گئے ہیں، اور ''کذا فی الحاوی'' یا ''ھکذا فی الحاوی'' کی تعبیر کے ساتھ مسائل نقل کئے گئے ہیں، عام طور پر اس حاوی کے مسائل دو کتابوں میں ہو بہو یا تھوڑے بہت فرق کے ساتھ مل جاتے ہیں، ایک امام محمد کی کتاب الاصل معروف بہ المبسوط اور دوسرے علامہ سرخسی کی المبسوط، بظاہر ایسا لگتا ہے کہ یہ حاوی کسی متقدم فقیہ کی تصنیف ہو؛ چونکہ عام طور سے اس کے مسائل امام محمد اور امام سرخسی ہی کی کتابوں میں ہی ملتے ہیں، دوسرے مصنفین کی کتابوں میں بہت کم اس کے مسائل ملتے ہیں، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف کون ہیں؟ یہ کتاب دستیاب بھی ہے یا نہیں؟ ممکن ہے یہ کتاب اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی لائبریری میں رہی ہو؛ لیکن حوادث زمانہ نے اسے اہل علم کی نظروں سے اور کتب خانوں سے دور کردیا ہو، یا پھر وہ کہیں ایسی جگہ موجود ہو جہاں ابھی اہل علم کی نگاہیں نہ پہونچیں ہو۔

امام حصیریؒ کی حاوی کو فقہ حنفی میں بہت ہی معتبر اور معتمد علیہ سمجھا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب سے متعدد اہل علم نے استفادہ کیا ہے، جن میں سرفہرست صاحب محیط برہانیؒ، علامہ فخر الدین زیلعیؒ، علامہ طرابلسیؒ، علامہ بدر الدین عینیؒ، علامہ ابن ہمامؒ، ملا محمد خسروؒ، علامہ ابن نجیمؒ، علامہ حصکفیؒ، علامہ ابن عابدین شامیؒ، علامہ شرنبلالیؒ، محمد بن شہاب بزاز کردی صاحب فتاوی بزازیہ وغیرہ ہیں، حاجی خلیفہ اس کتاب کے تعلق سے لکھتے ہیں:

> وهو أصل من أصول كتب الحنفية وفيه شئ كثير من فتاوى المشايخ يُرجع إليه ويعتمد عليه.(۲)

امام حصیریؒ اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے فقیہ ابواحمد محمد بن ولید زاہد سمرقندیؒ کی الجامع الاصغر، ابوعباس ناطفیؒ کی واقعات واجناس، عظیم فقیہ ابوبکر محمد بن فضل بخاریؒ اور ابواللیث سمرقندیؒ کے فتاوی، مشائخ بخاری وسمرقند کے فتاوی، امام نجم الدین عمر نسفیؒ کے فتاوی سے مسائل کا انتخاب کر کے اپنی اس

(۱) الفهرس الشامل للتراث العربي:56/ 18، مصادر الدراسات الاسلاميه: 201/4، فهرس مكتبه فاضل احمد تركى، ص: 289-

(۲) كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون :1/ 624-

کتاب میں یکجا کر دیا ہے، نیز طلبہ کی سہولت کی غرض سے اکثر مسائل کے مراجع کو بھی نقل کیا ہے، ساتھ ہی اس کتاب کو اقسام، ابواب اور فصول میں خوبصورتی کے ساتھ ترتیب دیا ہے، اور اس کا نام ''الحاوی فی الفتاوی'' رکھا ہے۔

امام حصیریؒ نے اپنی اس کتاب کے فقہی ابواب کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے: پہلا حصہ: عبادات وقربات سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ: لین دین، خرید وفروخت اور مباح امور سے متعلق مسائل پر محیط ہے، تیسرا حصہ: ممنوعات اور قابل مذمت امور سے متعلق ہے، چوتھا حصہ: جرم اور سزاؤں سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے، نیز آپ نے ہر حصہ کو ابواب میں، پھر ہر باب کو فصلوں میں تقسیم کیا، کتاب کے آخر میں ایک قسم ''القسم الاخیر'' کے عنوان سے ذکر کیا ہے، جو آٹھ فصلوں میں منقسم ہے، جس میں مختلف موضوعات جیسے کہ علماء سلف کے عقائد، ان کی حسن سیرت، بدعات، بدعات کے سلسلہ میں علماء سلف کے طریقۂ کار، کار فتوی اور اس سلسلہ میں احتیاط، فقہ کی عظمت اور اس سے متعلق اقتباسات، امام ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمد بن الحسنؒ کے مناقب اور دیگر فقہاء کے حالات وحسن معاملات پر بہت عمدہ گفتگو کیا ہے، اور کتاب کو اس شعر کے ساتھ مکمل کیا ہے:

اذا اھل الکرامۃ اکرمونی فلا اخشی الھوان من اللئام (۱)

امام حصیری کے اس حاوی کو'' الحاوی للفتاوی، یا الحاوی فی الفتاوی اور حاوی الحصیری بھی کہا جاتا ہے، فتاوی عالمگیری میں اس سے متعدد مسائل ماخوذ ہیں، اور جہاں بھی کوئی مسئلہ نقل کیا گیا ہے تو وہاں '' کذا یاھکذا فی الحاوی للفتاوی'' یا ''الحاوی فی الفتاوی'' یا ''الحاوی للحصیری'' لکھا ہے، اور جہاں حاوی قدسی سے مسائل لیے گئے ہیں تو وہاں واضح طور پر ''کذا یا ھکذافی الحاوی القدسی'' ذکر کر دیا گیا ہے۔

حاوی حصیری کا سب سے قدیم نسخہ ترکی کے مکتبہ کوبریلی میں ہے، جس کو ابو بکر ابن الحسین بن علی ترمذی نے ۵۷۸ھ مطابق ۱۱۸۲ء میں لکھا ہے، یہ نسخہ ۴۳۹/صفحات پر مشتمل ہے، یہ ایک واضح، تصحیح شدہ اور تقابل کیا ہوا نسخہ ہے۔

حاوی حصیری اب تک طبع نہیں ہوئی ہے، البتہ بغداد کی ایک یونیورسٹی جامعۃ الامام الاعظم میں اس پر تحقیقی کام چل رہا ہے، اس کتاب کے قلمی نسخے مختلف مکتبات میں ہے، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) دیکھئے: الحاوی فی الفتاوی للحصیری، مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1010۔

1- مکتبہ کوبریلی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 674۔
2- مکتبہ ولی الدین جار اللہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 627۔
3- مکتبہ شہید علی پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1018۔
4- مکتبہ البلدیہ بالاسکندریہ، قاہرہ، مخطوطہ نمبر: 1720ب
5- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1010(۱)۔

معدن الحقائق شرح کنز الدقائق

کنز الدقائق کی بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں، جن میں بعض مفصل ومطول، بعض متوسط اور بعض مختصر ہیں، انہیں شروحات میں ایک متوسط شرح معدن الحقائق ہے، اس کے مصنف محمد بن حاجی بن محمد بن حسن سمرقندی ہیں، آپ آٹھویں صدی کے اہل علم میں ہیں، جیسا کہ الفہرس الشامل میں ذکر ہے، جبکہ خزانۃ التراث میں آپ کا شمار گیارھویں صدی کے علماء میں کیا ہے اور تاریخ وفات 1096ھ ذکر کیا ہے۔

مصنف علیہ الرحمہ اس شرح کی سبب تصنیف کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ جب میں نے کنز الدقائق پڑھنے والے طلبہ میں اس کتاب کے تئیں زیادہ دلچسپی کو دیکھی تو اس کتاب کی ایک ایسی شرح لکھنے کی خواہش ہوئی جو اس کی پیچیدگیوں کو واضح کرنے والی ہو، اس کی گتھی سلجھانے والی ہو، اس کے قیود واشارات کو حل کرنے والی ہو، اس کے مسائل کی صحیح تصویر کشی کرنے والی ہو، اختلافات اور اطلاقات کو بیان کرنے والی ہو، نیز ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس میں بہت سے ایسے اہم فوائد کو شامل کردیا ہے، جن پر فتوی کا دار ومدار ہے، اور میں نے اس کا نام ''معدن الحقائق'' رکھا ہے(۲)۔

مصنفؒ کا اس کتاب کے اندر منہج یہ ہے کہ پہلے کنز کے متن نقل کرتے ہیں، پھر اس کی شرح آسان زبان میں کرتے ہیں، لغوی تشریح بھی کرتے ہیں، ائمہ کے اختلافات کو بھی مختصراً نقل کرتے ہیں، اور ضروری اہم جزئیات کو بھی ذکر کردیتے ہیں، کتاب کی ترتیب کنز ہی کی ترتیب پر ہے۔

فتاوی ہندیہ میں کنز الدقائق کی چھ شرحوں سے مسائل لئے گئے ہیں، جن میں تبیین الحقائق کے حوالے ''كذا في التبيين'' کے الفاظ سے، رمز الحقائق کے حوالے ''كذا في العيني شرح الكنز'' کے الفاظ سے، البحر الرائق کے حوالے ''كذا في البحر'' کے الفاظ سے، النہر الفائق کے حوالے ''كذا في النهر

(۱) الفہرس الشامل: 56/ 23-22، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث - فہرس مخطوطات: 75/ 265۔
(۲) معدن الحقائق، صفحہ نمبر: ۱، خ: مکتبہ اکادمیۃ العلوم فی جمہوریۃ تاجکستان، مخطوطہ نمبر: 1583، نیز دیکھئے: مکتبہ دار الکتب الخلیلیہ، حیدرآباد، انڈیا، مخطوطہ نمبر: 18۔

الفائق'' کے الفاظ سے، الایضاح لقوجصاری کے حوالے ''کذا فی الایضاح شرح الکنز'' کے الفاظ سے، اور معدن الحقائق کے حوالے ''کذا فی المعدن'' کے الفاظ سے۔

معدن الحقائق کے فتاوی ہندیہ میں چار حوالے آئے ہیں، جن میں تین ''کذا'' کے ساتھ، جبکہ ایک ''ھکذا'' کے ساتھ، یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی شکل میں ہے، جس کا قلمی نسخہ متعدد مکتبات میں دستیاب ہے، جن میں سے بعض یہ ہیں:

1- مکتبہ مجلس شوری اسلامی ایران، مخطوطہ نمبر: 19097۔
2- مکتبہ اکادمیۃ العلوم فی جمہوریۃ تاجکستان، مخطوطہ نمبر: 1583۔
3- مکتبہ دار الکتب الخلیلیہ، حیدرآباد، انڈیا، مخطوطہ نمبر: 18۔
4- مکتبہ المتحف العراقی، بغداد، مخطوطہ نمبر: 2437۔
5- مکتبہ رضا، رامپور، مخطوطہ نمبر: [(2405)M-4537](۱)۔

الفتاوی الظہیریہ

فتاوی ہندیہ میں جن کتابوں کے بکثرت حوالے آتے ہیں، ان میں ایک فتاوی ظہیریہ ہے، اس کتاب کا شمار فقہ حنفی کے معتبر اور مستند مراجع میں ہوتا ہے، اور ہر زمانہ میں علماء اور اہل علم کے درمیان مقبول ومتداول رہی ہیں، اس کے مصنف محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین بخاری (متوفی: 619ھ) ہیں، آپ دینی علوم میں اصول وفروع کی مہارت کے اعتبار سے یکتائے زمانہ تھے، اور ایک جلیل القدر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بخارا کے قاضی اور محتسب بھی تھے، آپ نے اپنے والد احمد بن عمر سے علم حاصل کیا اور فقہ میں بلند مقام کے حامل ہوئے، آپ کے اساتذہ میں ایک شیخ ظہیر الدین ابو المحاسن حسن بن علی مرغینانی ہیں، جو اپنے اس شاگرد کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور دیگر طلبا پر فوقیت دیتے تھے(۲)۔

مصنف علیہ الرحمہ اپنی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں: میں نے اپنی کتاب میں واقعات ونوازل سے ایسے مسائل کو جمع کیا ہے، جس کی بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہے، تاکہ یہ کتاب اہل علم کے لئے زادراہ اور

---

(۱) الفہرس الشامل: 174/27، نیز دیکھئے: کشف الظنون: 2/1516، خزانۃ التراث-فہرس مخطوطات: 48/631۔
(۲) کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: 2/ 1226، الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ، ص: 156، ہدیۃ العارفین: 2/111، معجم تاریخ التراث الاسلامی: 4/2536، کتائب اعلام الاخیار: 3/69، ترجمہ نمبر: 427، الفقہ النافع، ص: 51۔

سہارا بنے (۱)۔

فتاوی ظہیریہ سے بعد کے تقریباً تمام فقہاء احناف نے استفادہ کیا ہے اور اپنی اپنی کتابوں میں حوالے نقل کیا ہے، جس سے اس کتاب کی اہمیت وافادیت اور مقبولیت کا پتہ چلتا ہے، کثرت مسائل اور جزئیات کے اعتبار سے یہ ایک انسائیکلو پیڈیا سے کم نہیں ہے، علامہ بدر الدین عینی (متوفی: 855ھ) نے اس کتاب کے ان مسائل کو جس کی بہت زیادہ ضرورت ہے پیش آتی ہیں، ایک جگہ یکجا کر دیا ہے، اور اس کو المسائل البدریہ کا نام دیا ہے، علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

> جب میں نے فتاوی ظہیریہ کو دیکھا تو میں نے اسے ایک ایسی کتاب پایا جو نوادر ونایاب مسائل وقوال پر مشتمل ہے جس کی ضرورت مفتی اور مستفتی کو فتوی دیتے وقت پیش آتی ہے، نیز یہ ایک ایسی کتاب ہے جو متقدمین کی کتابوں کے مسائل پر مشتمل ہے جس سے علماء متاخرین مستغنی نہیں ہو سکتے؛ لہذا میں نے اس کتاب سے اہم اور پیش آمدہ مسائل کا انتخاب کر کے انہیں ''المسائل البدریہ المنتخبہ من الفتاوی لاظہیریہ'' نامی کتاب سے یکجا کر دیا (۲)۔

اس کتاب کی ترتیب بھی بہت عمدہ اور نفیس ہے، اس طور پر کہ مصنفؒ ہر کتاب کو ابواب میں تقسیم کرتے ہیں، پھر ہر باب کو فصلوں میں، پھر بعض فصل کو انواع میں اور بعض کو اقسام میں بانٹتے ہیں، اسی طرح بعض دفعہ کتاب کو پہلے اقسام میں بانٹتے ہیں، پھر ہر قسم کو فصل میں تقسیم کرتے ہیں، نیز ہر کتاب کے آخر میں اکثر وبیشتر ''المقطعات'' کے نام سے ایک عنوان قائم کرتے ہیں اور اس میں اس کتاب کے متفرق مسائل کو نقل کرتے ہیں، علامہ ظہیر الدین نے اپنی کتاب کا اختتام کتاب المتفرقات سے کیا ہے، اور اس کو دو نوع میں تقسیم کیا ہے، پہلے کو ''نوع فی المواعظ ومسائلها'' اور دوسرے کو ''نوع آخر فی ما یسئل من المتشابہات'' عنوان دیا ہے۔

مسائل کے نقل میں اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ جو مسئلہ جس امام سے منسوب ہے، ان کا نام یا کتاب کا نام نقل کر دیتے ہیں، البتہ زیادہ تر مسائل میں مراجع کو نقل نہیں کرتے ہیں، بسا اوقات کسی مسئلہ میں کئی اقوال ہو، تو وہاں ایک قول کو 'هو الصحيح، هو الاصح، الفتوى عليه' جیسے الفاظ کے ذریعہ ترجیح بھی دیتے ہیں، اسی

(۱) الفتاوی الظہیریہ، ص: 1، خ:مکتبہ نور عثمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر:1995۔
(۲) دیکھئے: المسائل البدریہ المنتخبہ من الفتاوی الظہیریہ کا مقدمہ۔

طرح بعض مسائل میں قرآن وحدیث، اجماع وقیاس، عرف اور استحسان کو بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں، علماء کے آراء کونقل کرنے میں متقدم ومتأخر کا خیال رکھتے ہیں، فارسی الفاظ کے ذریعہ بھی مسائل کونقل کیا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں اس کتاب کے بہت سے مسائل لئے گئے ہیں، یہ کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی ہے؛ البتہ عرب کی بعض جامعات (ملک فیصل، ملک سعود وغیرہ) میں اس پہ تحقیقی کام ہوا ہے، اس کتاب کا مخطوطہ دنیا کے متعدد کتب خانے میں دستیاب ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

1- مکتبہ نور عثمانیہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1995۔
2- مکتبہ ولی الدین جار اللہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 627۔
3- مکتبہ شہید علی پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1018۔
4- مکتبہ البلدیہ بالاسکندریہ، قاہرہ، مخطوطہ نمبر: 1720 ب
5- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1010 (۱)۔

الفتاوی العتابیہ (جامع الفقہ)

اس کتاب کا نام جامع الفقہ یا جوامع الفقہ ہے اور فتاوی عتابیہ سے مشہور ہے، اس کے مصنف ابونصر احمد بن محمد بن عمر زاہدی عتابی بخاری (متوفی ۵۸۶ھ) ہیں، آپ اپنے وقت کے بڑے عابد وزاہد اور متبحر عالم دین تھے، علم تفسیر، علم فقہ، علم کلام اور اصول فروع میں یکتائے زمانہ تھے، کثیر تعداد میں طلبہ آپ کی خدمت میں آتے اور کسب فیض کرتے، آپ نے امام محمد کی تین اہم کتابیں الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور الزیادات کی بہت عمدہ اور مفید شرح لکھیں، نیز الجامع الکبیر کی تلخیص بھی کی ہے، اسی طرح آپ نے قرآن مجید کی بھی ایک تفسیر لکھی ہے (۲)۔

فتاوی عتابیہ کو ہر زمانہ میں اہل علم نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اس سے استفادہ کیا ہے، آپ نے اپنی اس کتاب میں کثرت سے فقہی جزئیات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے؛ بلکہ بعض جزئیات تو ایسی ہیں جو دوسری کتابوں میں بھی نہیں ملتیں، متأخرین فقہاء احناف میں علامہ عینیؒ، علامہ ابن ہمامؒ، علامہ ابن نجیمؒ، علامہ شلبی، علامہ ابن عابدین شامیؒ وغیرہ نے بکثرت اس سے استفادہ کیا ہے، جس سے اس کتاب کی اہمیت واضح

---

(۱) الفہرس الشامل: 56/23-22، نیز دیکھئے: خزانة التراث - فہرس مخطوطات: 75/ 265-
(۲) کتائب اعلام الاخیار: 2/68، الجواهر المضية في طبقات الحنفية: 1/ 383، الطبقات السنية: 2/ 272، الفوائد البهية في تراجم الحنفية، ص: 36، تاریخ الاسلام للذهبی: 12/814، سلم الوصول الی طبقات الفحول: 1/225، تاج التراجم، ص: 103-

ہوتی ہے۔

علامہ عتابیؒ اس کتاب کے مسائل کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا ہے، اور ہر کتاب کو ابواب میں تقسیم کیا ہے، پھر ہر باب کو فصلوں میں بانٹا ہے، اور مسائل کو بہت ہی خوبصورتی سے بیان کیا ہے، جس سے کسی بھی مسئلہ کو سمجھنا آسان ہوجاتا ہے: علامہ عتابیؒ اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

> میں نے اس کتاب میں مشائخ کے ان مسائل کو جمع کیا ہے، جس کی لوگوں کو بکثرت ضرورت پڑتی ہے، اور اس کا نام ''جوامع الفقہ'' رکھا ہے، اس لئے کہ یہ واقعات الکتب، جامعین، زیادات، متقدمین ومتاخرین کے فتاوی کا مجموعہ ہے(۱)۔

فتاوی ہندیہ میں اس کتاب کے سیکڑوں مسائل ماخوذ ہیں، اور اکثر اس کے حوالے ''کذا یاهکذا فی الفتاوی العتابیۃ'' سے نقل کئے گئے ہیں، البتہ بعض جگہوں پہ ''کذا فی جوامع الفقہ'' بھی کہا گیا ہے، یہ کتاب ابھی شائع نہیں ہوئی ہے، البتہ جامعہ ملک عبد العزیز سعودیہ میں اس پر تحقیقی کام جاری ہے، اس کتاب کے مخطوطے متعدد مکتبات میں موجود ہیں، جن میں بعض یہ ہیں:

1- مکتبہ عاطف افندی استنبول، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1138۔
2- مکتبہ ولی الدین جار اللہ، ترکی، مخطوطہ نمبر: 607۔
3- مکتبہ اسعد افندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 1066۔
4- مکتبہ مراد ملا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 768
5- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 702(۲)۔

شرح مختصر الطحاوی

امام ابوجعفر طحاویؒ کی کتاب ''مختصر الطحاوی'' کو اللہ تعالی نے اہل علم اور فقہاء کے درمیان بڑی مقبولیت سے نوازا، یہی وجہ کہ بڑے بڑے اکابر اور صاحب علم وفضل نے اس کی متعدد شروحات لکھیں، جن میں امام ابوالحسن کرخیؒ، امام ابوبکر جصاصؒ، امام ابونصر الاقطعؒ، امام ابونصر احمد بن منصور مظفریؒ، محمد بن احمد سرخسیؒ، ابوالمعالی محمد بن احمد خجندیؒ، ابونصر احمد بن محمد وبریؒ، شیخ ابوبکر احمد بن علی وراق رازیؒ، علامہ سمرقندیؒ وغیرہ قابل ذکر ہیں، انہیں شارحین میں ایک نام علی بن محمد بن اسماعیل سمرقندی اسبیجابی (متوفی ۵۳۵ھ) ہیں۔

علامہ اسبیجابیؒ کو اللہ تعالی نے علم وفن کے میدان میں بڑا مقام سے نوازا تھا؛ چنانچہ علامہ سمعانیؒ

(۱) دیکھئے: الفتاوی العتابیہ، ص: مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 702۔
(۲) الفہرس الشامل: 56/23-22، نیز دیکھئے: خزانۃ التراث-فہرس مخطوطات: 75/265۔

ؒ نے آپؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ ماوراء النہر میں آپؒ کے ہم عصر میں کوئی بھی آپ سے زیادہ مسائل احناف کو یاد کرنے والا، سمجھنے والا اور جاننے والا کوئی نہیں تھا، اللہ تعالی نے آپ کو علم کی نشر واشاعت کے لئے لمبی عمر عطا کیا، عمر میں بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ سمرقند کے ہم عصر علماء پر بھی آپ کو تفوق حاصل تھا، آپ سمرقند کے مفتی تھے، آپ تعلیم وتعلم کے بہت زیادہ حریص تھے(۱)۔

اسبیجابیؒ نام سے مختصر الطحاوی کے دو شارح ہیں، ایک ابونصر احمد بن منصور مظفری اسبیجابی، جنہیں اسبیجابی کبیر کہا جاتا ہے، ان کی وفات ۴۸۰ھ میں ہوئی ہے، دوسرے: علی بن محمد بن اسماعیل سمرقندی اسبیجابی، عام طور سے فقہ حنفی میں شرح الطحاوی کے نام سے جو حوالے آتے ہیں، اس سے دوسرے اسبیجابی (علی بن محمد بن اسماعیل سمرقندی) کی کتاب مراد ہوتی ہے۔

علامہ اسبیجابیؒ اپنی کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

> شیخ امام ابوالحسن علی بن ابو بکر نے مختصر الطحاوی کے مسائل کو بہت پھیلایا اور وہ مسائل کے پھیلانے میں امام عصر تھے، نیز انہوں نے ان مسائل کو کسی کتاب میں جمع نہیں کیا، پھر آپ کے بعد شیخ حافظ احمد بن منصور مظفری نے ان مسائل کو بہت ہی زیادہ طوالت کے ساتھ جمع کیا، جنہیں ایک مبتدی طالب علم کیلئے پڑھنا اور سمجھنا دشوار تھا؛ حالانکہ ان مسائل میں بہت سی باتیں مفید اور اہم تھیں؛ لہذا میں نے ان کی کتاب سے مسائل کو چھانٹ کر طوالت اور اختصار سے بچتے ہوئے، خیر الامور اوساطہا پہ عمل کرتے ہوئے عبادات میں ایجاز سے اور معاملات میں تھوڑی تفصیل سے انہی کی ترتیب پر اس کی تلخیص کی (۲)۔

علامہ اسبیجابی کی شرح الطحاوی جسکا پورا نام شرح مختصر الطحاوی ہے، اسکی ترتیب عام فقہی ترتیب پر ہے، وہ بسا اوقات مرکزی کتاب کو ابواب میں تقسیم کرتے ہیں، اور کبھی ابواب میں تقسیم نہیں کرتے ہیں، نیز مختصر الطحاوی کی متن اور اپنی شرح میں کوئی تمیز نہیں کرتے ہیں؛ بلکہ مطلقا ''قال'' کہ کر متن کو ذکر کرتے ہیں اور اسی میں شرح بھی کر دیتے ہیں، نیز کبھی متن بالمعنی ذکر کرتے ہیں اور کبھی اصل متن کو نقل کرتے ہیں اور اس سلسلے میں کوئی وضاحت نہیں کرتے ہیں۔

---

(۱)التحبير في المعجم الكبير:578/1، نیز دیکھئے: ،الجواهر المضية في طبقات الحنفية :371/1،الفوائد البهية في تراجم الحنفية ،ص: 124،تعليم المتعلم طرق التعلم،ص: 61،بدية العارفين: 697/1،معجم المؤلفين: 183/7،كشف الظنون:1627/2، مفتاح السعادة: 138/2،

(۲) دیکھئے: شرح مختصر الطحاوی،ص:480، مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 702۔

علامہ اسبیجابیؒ نے اپنی اس کتاب کے مسائل کومختصر الطحاوی کی ترتیب پہ رکھا ہے،اور مسائل کی تفصیل میں اکثر و بیشتر متعدد فقہاء کی آراء کو اور متقدمین اور متاخرین فقہاء کے اقوال کو بھی ذکر کرتے ہیں، نیز فقہاء احناف کی آراء کو ذکر کرنے پہ ہی اکتفا نہیں کرتے ؛ بلکہ اکثر و بیشتر امام شافعی، امام مالک، امام ثوری رحمہم اللہ اجمعین وغیرہ کی آراء کو بھی نقل کرتے ہیں۔

امام اسبیجابیؒ نے اپنی اس شرح میں ایک لطیف اسلوب اور منہج یہ اختیار کیا ہے کہ کبھی کسی مسئلہ میں پہلے تطبیق دیتے ہیں اور بعد میں اصل مسئلہ کو نقل کرتے ہیں اور کبھی پہلے اصل مسئلہ کو نقل کرتے ہیں اور پھر اس میں تطبیق دیتے، ہیں نیز مسائل کو نقل کرنے میں کبھی صاحب مسئلہ کے طرف قول کو منسوب کرتے ہیں اور کبھی مسئلہ کے مراجع کی طرف، اسی طرح کبھی مصنف کا نام، کتاب اور باب بھی ذکر کر دیتے ہیں، بعض مسائل میں ادلہ شرعیہ کو بھی نقل کرتے ہیں، کبھی حدیث نقل کر کے اس کی سند بھی نقل کر دیتے ہیں ؛ البتہ حدیث پر حکم کو نقل نہیں کرتے، کہیں کہیں مسئلہ کو سوال و جواب کے شکل میں نقل کرتے ہیں، جس سے مسئلہ کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں اس کتاب کے سیکڑوں مسائل آئے ہیں، جسے ''کذا یاھکذا شرح الطحاوی'' سے نقل کیا ہے، یہ کتاب چند ماہ قبل جامعہ ملک عبد العزیز جدہ کے ایک طالب علم عبد اللہ نذیر احمد کی تحقیق سے چار جلدوں میں مکتبہ دار الریاحین سے شائع ہو چکی ہے ؛ البتہ اس کتاب کے بعض قلمی نسخے ان مکتبات میں ہیں:

1- مکتبہ عاطف افندی استنبول، ترکی، مخطوطہ نمبر: 896۔
2- مکتبہ قلیج علی پاشا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 484۔
3- مکتبہ ینی جامع، ترکی، مخطوطہ نمبر: 457۔
4- مکتبہ مراد ملا، ترکی، مخطوطہ نمبر: 852-851۔
5- مکتبہ فیض اللہ آفندی، ترکی، مخطوطہ نمبر: 803(۱)۔

• • •

(۱) الفہرس الشامل: 84/ 25-24 نیز دیکھئے: خزانۃ التراث- فہرس مخطوطات: 56/ 559۔